﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۶
۱۶/محرم ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۲۱/شہادت ۱۳۷۹ ہجری شمسی

سب کچھ خدا کو سونپ دیا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سوتے وقت کی جو دعا سکھائی اس میں یہ الفاظ بھی تھے:

اے اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپی اور اپنی توجہ تیری جانب کرلی اور اپنا سب معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھے ہی اپنا سہارا بنایا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب اذا بات طاھراً)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو توڑ دے گا اور بعد اس کے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشوونما نہیں ہوگا۔ صلیبی عقیدہ کی عمر اس کے ظہور سے پوری ہو جائے گی اور خود بخود لوگوں کے خیالات صلیبی عقیدہ سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے

(احادیث نبوی میں مذکور مسیح موعود کی خاص علامتوں کی پرمعارف تشریح)

”اور صلیب کے توڑنے سے یہ سمجھنا کہ صلیب کی لکڑی یا سونے چاندی کی صلیبیں توڑی جائیں گی یہ سخت غلطی ہے۔ اس قسم کی صلیبیں تو ہمیشہ اسلامی جنگوں میں ٹوٹتی رہی ہیں بلکہ اس سے مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو توڑ دے گا اور بعد اس کے دنیا میں صلیبی عقیدہ کا نشوونما نہیں ہوگا۔ ایسا ٹوٹے گا کہ پھر قیامت تک اس کا پیوند نہیں ہوگا۔ انسانی ہاتھ اس کو نہیں توڑیں گے بلکہ وہ خدا جو تمام قدرتوں کا مالک ہے، جس طرح اس نے اس فتنہ کو پیدا کیا تھا اسی طرح اس کو نابود کر دے گا۔ اس کی آنکھ ہر ایک کو دیکھتی ہے اور ہر ایک صادق اور کاذب اس کی نظر کے سامنے ہے۔ وہ غیر کو یہ عزت نہیں دے گا مگر اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا مسیح یہ شرف پائے گا۔ جس کو خدا عزت دے کوئی نہیں جو اس کو ذلیل کر سکے۔ وہ مسیح ایک بڑے کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے سو وہ کام اس کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔ اس کا اقبال صلیب کے زوال کا موجب ہوگا اور صلیبی عقیدہ کی عمر اس کے ظہور سے پوری ہو جائے گی اور خود بخود لوگوں کے خیالات صلیبی عقیدہ سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے جیسا کہ آج کل یورپ میں ہو رہا ہے۔ اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ ان دنوں میں عیسائیت کا کام صرف تنخواہ دار پادری چلا رہے ہیں اور اہل علم اس عقیدہ کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ پس یہ ایک ہوا ہے جو صلیبی عقیدہ کے برخلاف یورپ میں چل پڑی ہے اور ہر روز تند اور تیز ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہی مسیح موعود کے ظہور کے آثار ہیں کیونکہ وہی دو فرشتے جو مسیح موعود کے ساتھ نازل ہونے والے تھے صلیبی عقیدہ کے برخلاف کام کر رہے ہیں اور دنیا ظلمت سے روشنی کی طرف آتی جاتی ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ دجالی طلسم کھلے کھلے طور پر ٹوٹ جائے کیونکہ عمر پوری ہو گئی ہے۔

اور یہ پیشگوئی کہ خنزیر کو قتل کرے گا یہ ایک نجس اور بدزبان دشمن کو مغلوب کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اس کی طرف اشارہ ہے کہ ایسا دشمن مسیح موعود کی دعا سے ہلاک کیا جائے گا۔

اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔

اور یہ پیشگوئی کہ وہ دجال کو قتل کرے گا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبزوال ہو جائے گا اور خود بخود کم ہوتا جائے گا اور دانشمندوں کے دل توحید کی طرف پلٹا کھا جائیں گے۔ واضح ہو کہ دجال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ دوسری یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔ پس قتل کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اس شیطانی فتنہ کا ایسا استیصال ہوگا کہ پھر قیامت تک کبھی اس کا نشوونما نہیں ہوگا گویا اس آخری لڑائی میں شیطان قتل کیا جائے گا۔

اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود بعد وفات کے آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل ہوگا۔ اسکے یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی قبر کھودی جائے گی یہ جسمانی خیال کے لوگوں کی غلطیاں ہیں جو گستاخی اور بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود مقام قرب میں آنحضرت ﷺ سے اس قدر ہوگا کہ موت کے بعد وہ اس رتبہ کو پائے گا کہ آنحضرت ﷺ کے قرب کا رتبہ اس کو ملے گا اور اس کی روح آنحضرت ﷺ کی روح سے جا ملے گی۔ گویا ایک قبر میں ہیں۔ اصل معنے یہی ہیں جس کا جی چاہے دوسرے معنے کرے۔ اس بات کو روحانی لوگ جانتے ہیں کہ موت کے بعد جسمانی قرب کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک جو آنحضرت ﷺ سے روحانی مرتبہ میں قرب رکھتا ہے اس کی روح آپ کی روح سے نزدیک کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر:۳۰،۳۱)

اور یہ پیشگوئی کہ وہ قتل نہیں کیا جائے گا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خاتم الخلفاء کا قتل ہونا موجب ہتکِ اسلام ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ قتل سے بچائے گئے“۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعہ لندن صفحہ ۳۲۱،۳۲۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت اور غیرت کے نام پر شرپسند ملاؤں کی عیسائیوں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت اور فتنہ انگیزی کی نئی مہم

ان مولویوں کی حضرت عیسیٰ سے محبت جھوٹی اور فساد کی محبت ہے

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اصل غیرت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی

ہمارے مخالف کوئی ایسی بات دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الزامی جواب کے طور پر لکھی ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو

عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷/اپریل ۲۰۰۰ء)

لندن (۷/اپریل ۲۰۰۰ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الصف کی آیات ۸ اور ۹ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ کے بعد مختصراً اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے تفصیلی مضامین سے متعلق پہلے کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات کے تعلق میں آج کے خطبہ کا مضمون چنا ہے۔ آج کل کے علماء احمدیت کی ترقی سے بہت جل رہے ہیں۔ جب سے انہوں نے پیر تسمہ پا کی طرح فوجی حکومت پر قبضہ کیا ہے اس وقت سے ان کا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں

آج سے ۱۶ سال پہلے ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کو پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے خلاف ایک نہایت ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے پاکستان کے احمدی مسلمانوں کے بنیادی انسانی حقوق کو سلب کرتے ہوئے ان کی روزمرہ زندگی کو مستوجب سزا بنادیا گیا۔ اس قانون کی رو سے اگر کوئی احمدی بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت کے اپنی جائے عبادت کو بذریعہ اشارت یا نام دے کر "مسجد" کہے یا اگر اپنے مذہب کی عبادت کے لئے بلانے کے طریق کو "اذان" کہے یا مسلمانوں کے انداز میں اذان کہے یا اگر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کہے یا بطور اسلام اس کا حوالہ دے یا اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کرے یا دوسروں کو بذریعہ الفاظ تقریری یا تحریری یا مرئی علامت سے کسی بھی اور طریقے سے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے تو وہ کسی طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین سال تک ہو سکتی ہے نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

یہ خلاصہ ہے اس نہایت بہیمانہ آرڈیننس کا جس کے نتیجہ میں ہزاروں احمدیوں پر محض کلمہ طیبہ "لاالٰہَ اِلّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" پڑھنے یا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہنے پر مقدمات بنائے گئے۔ سینکڑوں احمدیوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا اور طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں۔ اس ظالمانہ قانون کے نتیجہ میں ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے فرائض منصبی کی آزادانہ بجاآوری کی غرض سے ملک سے ہجرت کرنا پڑی اور آپ انگلستان تشریف لے آئے اور آپ کی اس ہجرت کے ساتھ ہی دنیا بھر کے احمدیوں سے رابطہ و راہنمائی کے وسیع اور نہایت مبارک نظام کے ساتھ ساتھ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم ایک نہایت عظیم الشان دور میں داخل ہو گئی۔

ان سولہ سالوں پر مڑ کر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہر روز خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے تازہ بتازہ نشانات سے تقویت پاتے ہوئے مسلسل ترقی پذیر رہی ہے۔ اور دشمن کے تمام تر جبر اور ظلم واستبداد کے باوجود احمدیت کا قدم ایک لحہ کے لئے بھی رکنے نہیں پایا۔ پاکستان کے اندر جماعت نے جس عزم وہمت اور صبر واستقامت کے ساتھ خدا کے نام پر کلمہ طیبہ کی حفاظت میں مسکراتے ہوئے قربانیاں پیش کیں ان کی وہ فوق الکرامت استقامت اپنی ذات میں احمدیت کی صداقت پر عظیم گواہ ہے۔ انہوں نے اپنی جانیں دے کر اپنے خونوں سے اپنے صدق کی گواہی دی۔

دشمن ہماری مساجد کی تباہی کے درپے ہوا مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ نہ صرف وہاں پہلے سے بڑھ کر ہماری مساجد مخلص اور عبادت گزار احمدیوں سے آباد ہوئیں بلکہ ان سولہ سالوں میں سینکڑوں نئی مساجد اور کروڑہا نئے احمدی مسلم عطا ہوئے۔ بدبخت مخالف نے پاکستان میں احمدیوں کی اذانوں پر پابندی لگائی تو دنیا بھر سے کروڑہا کی تعداد میں اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لاالٰہ الا اللہ .... کی صدائیں بلند کرنے والے مزید پیدا ہو گئے۔

اس ملک میں احمدیوں کے لئے قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت پر پابندی لگائی گئی تو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی برکت سے دنیا کی مختلف زبانوں میں کثرت کے ساتھ قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کے تراجم کر کے لاکھوں کی تعداد میں پھیلا دیئے گئے۔

جنرل ضیاء اور اس کے ہمنواؤں کا خیال تھا کہ اس طرح شاید جماعت احمدیہ نابود ہو جائے گی مگر گزشتہ سولہ سال کا ہر دن گواہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا یہ پودہ اس کی نظروں تلے، اس کی حفاظت میں مسلسل نشوونما پاتا رہا اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔

اس ظالمانہ قانون کے نتیجہ میں وہ دشمن بدنوا احمدیت کی آواز کا گلا گھونٹنا چاہتا تھا مگر تقدیر الٰہی نے اسی کی منحوس آواز کو معدوم کیا اور صداقت احمدیت کی صدائے آسمانی شش جہات میں گونجنے لگی۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں جو انقلاب عظیم اسلام کے حق میں رونما ہو رہا ہے یہ اپنی ذات میں مجموعۂ نشانات ہے۔

دوسری طرف وہ بدبخت شخص جس نے یہ ظالمانہ آرڈیننس جاری کیا تھا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے مباہلہ کے نتیجہ میں آپ کی تیغ دعا کا نشانہ بن کر نہایت ذلت آمیز اور عبرتناک موت سے دوچار ہوا اور آج تک اس کا نام ملک وملت کے ماتھے پر ایک منحوس داغ ہے جس کی نحوست نے سارے ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور تمام منصف مزاج، غیر جانبدار دانشور اور تجزیہ نگار اسے تمام برائیوں کی جڑ اور تمام فتنوں کا بنیادی سبب قرار دیتے ہیں۔ کیا یہ امر بھی خدا تعالیٰ کے ان قہری نشانات میں سے نہیں جو اس نے احمدیت کی تائید میں دکھلائے اور دکھلاتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا "اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ" اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ "جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا"۔ سو یہ تمام اخبار عظیمہ بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ الٰہی نصرت و تائیدات اور معجزات کا یہاں ایک دریا رواں ہے اور یقیناً "یہ ایسے خارق عادت نشان ہیں کہ ان سے وہی انکار کرے گا جو شیطانی خصلت اپنے اندر رکھتا ہوگا"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اور آپ کی یہ تحریر آج بھی اسی طرح زندہ اور تازہ ہے جیسے ایک صدی پہلے تھی اور قیامت تک یہ مخالفوں پر ایک حجت بن کر انہیں دعوت فکر دیتی رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کردے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی)

"محرم کے دن شروع ہو چکے ہیں اور اس عرصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی آل پر کثرت سے درود پڑھنا چاہئے۔ مسلسل درود پڑھنا تو انسان کی فطرت ثانیہ ہو جانا چاہئے مگر محرم کے دردناک ایام کے تصور سے درود میں زیادہ درد پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس بات کو نہ بھولیں۔ سفر میں، حضر میں، جب توفیق ملے، جب ذہن اس طرف فارغ ہو جائے، یعنی درود پڑھنے کے لئے مرکوز ہو سکے اس وقت دل کی گہرائی سے اور محرم کے تصور سے دل کے درد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیجا کریں۔" (اقتباس از خطبہ جمعہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

دماغ بالکل چل گیا ہے۔ اور آج کل ایک ایسی مہم شروع کی ہوئی ہے جیسے باسی کڑھی میں ابال آئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک پاکستانی اخبار "اوصاف" کے حوالے سے بتایا کہ کس طرح مولویوں نے عیسائیوں کو اپنے ساتھ ملا کر جماعت کے خلاف مہم کا آغاز کیا ہے۔ حضور نے اس اخبار میں شائع ہونے والے مضمون کی بعض تحریرات پڑھ کر سنائیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے فرضی یسوع کے متعلق انجیل کے حوالہ سے جو تنقید کی ہے اسے اعتراض کا نشانہ بنایا ہے۔ اس اخبار نے ایسی بعض تحریرات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے شائع کرتے ہوئے عیسائیوں کو جماعت کے خلاف ابھارا ہے کہ گویا (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تحریرات کے ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ اخبار کا کہنا ہے کہ ہم یہ توہین ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اس نے دنیا بھر کے عیسائی مشنری اداروں کو اس بارہ میں اقدام کرنے کی انگیخت کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دراصل عیسائیوں میں جماعت کی تبلیغ کو روکنے کے لئے ان میں یہ جوش اٹھا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر جماعت مغربی ممالک میں پھیلنا چاہتی ہے تو اسے حضرت عیسیٰؑ کی تعریف میں کلمات شائع کرنا چاہئے تھے۔ ان لوگوں کا عجیب تضاد ہے کہ گویا اپنی تبلیغ روکنے کی خاطر جماعت نے خود نہایت توہین آمیز لٹریچر حضرت عیسیٰؑ کے خلاف شائع کر کے پھیلایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ نہایت احمقانہ قوم ہے۔ حضور نے بتایا کہ کس طرح اس اخبار نے اپنی دانست میں غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کو اور عیسائیوں کو اشتعال دلایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ پر عیسائی پادریوں کے نہایت گندے اور سراسر جھوٹے الزامات پر غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انجیل اور عیسائی محققین کی تحقیق کی رو سے ان کو الزامی جواب دئے ہیں۔ حضور نے اہل حدیث، بریلوی اور دیوبندی پرانے علماء کے بعض ایسے حوالے بھی پڑھ کر سنائے جنہوں نے عیسائی پادریوں کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی توہین کے بالمقابل اناجیل کے حوالہ سے الزامی جواب دئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو الزام یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ پر لگاتے ہیں وہی الزام ان کے ان سب علماء پر بھی عائد ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ کیوں آپؑ نے الزامی جواب کا یہ طریق اختیار فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پادریوں نے آنحضرتؐ پر بہت گند اچھالا اور آپؐ کا دل دکھایا اس وجہ سے مجبور ہو کر آپ نے عیسائیوں کی مسلمہ کتب کے حوالہ سے جواب دئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے مخالف کوئی ایسی بات دکھائیں جو حضور علیہ السلام نے الزامی جواب کے طور پر لکھی ہو اور انجیل میں موجود نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اصل غیرت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ ان مولویوں کی حضرت عیسیٰ سے محبت جھوٹی اور فساد کی محبت ہے۔ حضور نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی یسوع مراد لیا ہے اور عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے ہمارے درشت بیانات میں ہرگز مراد نہیں۔ حضور علیہ السلام جنہوں نے خود مسیح ہونے کا دعویٰ فرمایا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جس کے نام پر آنے کا اعلان فرماتے ہیں اس کی توہین کر رہے ہوں۔ یہ محض مولویوں کی شرارت اور فتنہ انگیزی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امر واقعہ یہ ہے کہ پادریوں نے آنحضرتؐ کی جو توہین کی ہے اس سے ان مولویوں کو کوئی غیرت نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مضمون انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بھی جاری رہے گا۔

مسیح کی آمد ثانی

(رقم فرمودہ: حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قسط نمبر ۳

حضرت مسیح موعودؑ کی بعض پیشگوئیاں

میں اس جگہ بطور نمونہ ان کی چند پیشگوئیوں کو درج کرتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

(الف)۔ حضرت میرزا غلام احمدؑ صاحب ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ اس گاؤں کا نام قادیان ہے اور پنجاب کے دارالخلافہ لاہور سے قریباً پچاس کوس کے فاصلہ پر بجانب مشرق آباد ہے۔ ابتدائے زمانہ میں جب وہ اپنے گاؤں میں گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور کوئی بھی ان کو نہ جانتا تھا تو انہوں نے پہلے پہل ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا نام براہین احمدیہ ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے بہت سارے الہامات خدا کی طرف سے شائع کئے۔ ان الہامات میں یہ الہام بھی درج ہے:

"فحان ان تعان و تعرف بین الناس...... یاتون من کل فج عمیق یاتیك من کل فج عمیق و لا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس"۔

"یعنی وہ دن قریب آ رہے ہیں کہ تیری مدد کی جائے گی اور تو لوگوں میں پہچانا جائے گا...... لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے۔ تجھے دور دراز راہوں سے تیرے پاس آئیں گے ...... خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس جمع ہونگے...... منہ نہ پھیرنا اور لوگوں سے مت تھکنا"۔

ایسی گمنامی کی حالت میں یہ الٰہی الہامات، الٰہی تائید کے وعدے دیتے اور ایک ایسے زمانہ کی پیشگوئی کرتے تھے کہ جس میں حضرت ممدوح کو سارے آفاق میں شہرت حاصل ہو جائے گی اور تمام ملکوں کے لوگوں کو ان کی طرف توجہ ہو جائے گی۔ پھر یہ الہامات جس وقت شائع کئے گئے تھے وہ ایسا زمانہ تھا کہ جب کوئی انسان گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کبھی پورے بھی ہو سکتے ہیں۔ حضرت ممدوح اپنے گاؤں میں خلوت کی زندگی بسر کر رہے تھے اور کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کون ہیں۔ ان الہامات کو شائع ہوئے چوتھائی صدی کے قریب گزرا ہے اب وہ باتیں جن کے واقع اور پورا ہونے سے انسانی عقلیں اور اندازے بالکل مایوس تھے ایسے خارق عادت طور پر واقع اور پوری ہو رہی ہیں کہ انسان دیکھ کر حیرت میں پڑ رہے ہیں۔ تمام دنیا کے مختلف ممالک اور تمام ممالک کے مختلف حصص میں کثرت سے لوگ ان کی بیعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہندوستان، برما، عراق، عرب، افغانستان، مصر، شام، مشرقی افریقہ، بربرا یہاں تک کہ امریکہ میں بھی آپ کے مرید موجود ہیں اور عام طور پر تمام دنیا میں آپ کو اس قدر شہرت حاصل ہو گئی ہے کہ سمجھدار دنیا میں کوئی بدنصیب مرد و عورت اور بچہ ایسا ہوگا جو ان کے نام سے آشنا نہ ہو چکا ہو۔ اور ان کے دعاوی سے کسی نہ کسی رنگ کی دلچسپی نہ رکھتا ہو۔ دور دراز سے لوگ ہر روز قادیان میں ان کے پاس آتے ہیں اور طرح طرح کے ہدیے اور تحائف لاتے اور بھیجتے ہیں۔

(ب) آریہ سماج قادیان کے بعض ممبروں کو حضرت ممدوح نے پنڈت دیانند صاحب بانی آریہ سماج کی ناکام موت کی قبل از وقت اطلاع دی۔ چنانچہ اسی پیشگوئی کے مطابق پنڈت دیانند صاحب تھوڑے دن بعد مر گئے۔ بعض پنڈت جی کے ماننے والے آریہ سماجی جن کو اس پیشگوئی سے قبل از وقت اطلاع دی گئی تھی ابھی تک قادیان میں زندہ موجود ہیں اور وہ اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہیں۔

(ج) لیکھرام ایک مشہور آریہ لیڈر تھا جس نے اسلام کی نسبت سخت بدزبانی کا رویہ اختیار کیا تھا اس کی نسبت بھی حضرت ممدوح نے پیشگوئی کی کہ وہ چھ سالوں میں مارا جائے گا اور اس کے قتل کا دن مسلمانوں کی عید کے دن سے دوسرا دن ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی نہایت صفائی سے لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔ حضور ممدوح کے پاس ہزار ہا لوگوں کی جن میں ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ شامل ہیں تحریرات موجود ہیں جنہوں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا اور اس کے واقع اور پورا ہونے کی گواہی دی ہے۔

(د) براہین احمدیہ میں ہندوستان میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی درج ہے۔ اور یہ پیشگوئی کی ہوئی ہے کہ طاعون اس وقت دور ہوگی جب لوگ حضور ممدوح کی طرف رجوع کر کے ان کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اس کے دفعیہ کے لئے دعا فرمائیں۔ الہام مذکورہ بالا کے الفاظ یہ ہیں:

"یا مسیح الخلق عدوانا"

یعنی اے خلق کے مسیح اس وبا سے ہمارے بچنے کے لئے دعا کر۔ پھر جبکہ طاعون ابھی پنجاب میں داخل نہ ہونے پائی تھی تو انہوں نے خدائے تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ پیشگوئی کی تھی کہ پنجاب میں بھی سخت قسم کی طاعون زور سے عنقریب پھیلے گی۔ یہ ساری باتیں جیسی کہی گئی تھیں ٹھیک اسی طرح پوری ہوئیں۔

(ہ) ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے واقع ہونے سے بہت پہلے انہوں نے پیشگوئی شائع کی ہوئی تھی کہ اس دیار میں کسی جگہ خطرناک زلزلہ سے محل اور مقامات پر کوئی ایسی سخت آفت آنے والی ہے کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر زمین سے مل جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔

(و) حضور ممدوح کے دشمنوں نے طرح طرح کے منصوبے بنا کر ان پر مختلف اوقات میں ۷ خطرناک فوجداری مقدمات کئے۔ ان ساتوں مقدمات میں سے ہر ایک مقدمہ جب ہونے لگتا تو اس سے بہت عرصہ پہلے آپ پیشگوئی کر دیتے کہ کوئی مقدمہ اس رنگ کا ہونے والا ہے۔ چنانچہ پھر ویسا ہی مقدمہ ظاہر ہو جاتا۔ اور ہر ایک مقدمہ میں اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ذلت اور ناکامی کی پیشگوئی کرتے اور اسی طرح ہوتا رہا اور ہر قدم پر ہر ایک شق پیشگوئیوں کی بلا استثناء پوری اور واقع ہوتی رہی۔

(ز) حضور ممدوح کے چار بیٹے ہیں اور ہر بیٹے کی پیدائش ایک نشان الٰہی ہے کیونکہ ہر ایک کی پیدائش سے پہلے ایک پیشگوئی کی گئی اور اسی کے مطابق لڑکے پیدا ہوتے رہے۔

(ح) براہین احمدیہ میں ان کا یہ الہام درج ہے "شاتان تُذبحان۔ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی" یعنی آپ کے دو مرید اپنے ایمان کی خاطر قتل کئے جائیں گے۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ گزرا کہ آپ کے دو مرید اسی پیشگوئی کے مطابق کابل میں قتل کئے گئے۔ باوجودیکہ سلطنت کابل نے ان کو بارہا کہا کہ اگر تم میرزا صاحب پر ایمان سے توبہ کرو اور ان کو چھوڑ دو تو تمہیں نہ صرف رہائی ہی دی جاوے گی بلکہ تمہارا بہت اعزاز و اکرام بڑھا دیا جاوے گا۔ لیکن انہوں نے دنیا پر دین کو مقدم کیا اور جان پر ایمان کو فوقیت دی۔ دونوں مسیحوں میں یہ کیسا مقابلہ ہے کہ ایک کے مرید تو اپنے ایمان پر بڑی خوشی سے جان قربان کرتے ہیں اور بادشاہ وقت کی طرف سے انعام و اکرام کے وعدوں کی کچھ پروا نہیں کرتے اور خود بھی بڑی دولت وجاہ و حشمت کے مالک ہیں لیکن دوسرے کے مرید ایسے تھے کہ مشکل گھڑی میں اپنے مسیح سے منحرف ہو گئے بلکہ اس پر لعنت کی اور تھوڑے سے روپے لے کر اس کو گرفتار کرا دیا۔

حضرت ممدوح کی بے شمار پیشگوئیوں میں سے جو سب کی سب پوری اور واقع ہوئیں یہ چند پیشگوئیاں مختصر الفاظ میں بطور نمونہ درج کر دی گئی ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر آپ سچے نبی نہ ہوتے تو یہ پیشگوئیاں جو آپ نے خدا کے نام پر شائع کی تھیں پوری اور واقع نہ ہوتیں۔ کیونکہ کتاب استثناء ۲۰:۱۸ میں لکھا ہے کہ جو پیشگوئی خدا کے نام پر کی جاوے اور وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے نہ ہووے وہ پوری اور واقع نہیں ہو سکتی۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعودؑ کی تمام پیشگوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پوری نکلتی رہیں اس لئے اس کا نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ وہ سچے نبی ہیں۔ اب عیسائیوں کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق سے انکار کر سکیں کیونکہ جو معیار بائبل میں سچے نبی کی شناخت کا لکھا ہے اس کے مطابق آپ سچے نبی ثابت ہیں۔ پس اگر بائبل سچی ہے تو میرزا غلام احمد صاحب بھی اپنے تمام دعاوی میں سچے ہیں اور عیسائی لوگ جن کا بائبل پر ایمان ہے اس بات کے پابند ہیں کہ وہ ان کو سچا نبی سمجھیں۔ آپ کی پیشگوئیوں کا حال کسی قدر تفصیل کے ساتھ آپ کی ایک جدید تصنیف موسوم بہ حقیقۃ الوحی میں درج ہے۔ ان پیشگوئیوں کو بغور مطالعہ کرنے سے پتہ مل جائے گا کہ یہ پیشگوئیاں محض قیاسی نہیں بلکہ یہ بہت سادہ اور صاف الفاظ میں ایسے زمانہ میں شائع کی گئی تھیں کہ جس وقت ان پیش گفتہ واقعات کے وقوع کو قیاس کرنا قطعی طور پر انسانی طاقت سے باہر تھا۔

آپ کی پیشگوئیوں میں ایک اور امر قابل غور ہے کہ ان میں ان کی اپنی کامیابی اور دشمنوں کی نامرادی اور ان کی فتح اور دشمنوں کی شکست کا ذکر ہوتا ہے۔ اور ان کے پورا ہونے میں اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ خدا کی تائیدات آپ کے شامل حال رہتی ہیں۔ آپ کی پیشگوئیوں میں صرف آئندہ واقعات ہی کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ ان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا کا زبردست ہاتھ ان کی تائید میں لگا ہوا ہے۔

ان کے دعوے کی تصدیق ایک اور طرح سے بھی ہر ایک سمجھدار انسان پر منکشف ہو سکتی ہے۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ بائبل کے دونوں عہد ناموں عتیق و جدید میں لکھا ہے کہ جھوٹے نبی کو بجائے اس کے کہ خدا کی طرف سے کوئی نصرت نصیب ہو وہ اپنے گستاخانہ افتراء علی اللہ کے لئے ماخوذ ہو کر ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس معیار پر بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعاوی میں سچے ثابت ہوتے ہیں۔ گزشتہ تیس سالوں سے وہ خدا کی طرف سے الہام پانے کے مدعی ہیں۔ اور اپنے الہامات کو منجانب اللہ شائع کر رہے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی مقررہ سزا کی رو سے مارے جاتے وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی پا رہے ہیں۔ ان کی شہرت تمام دور و نزدیک میں قائم ہو رہی ہے۔ لاکھوں لوگ ان کے مریدوں کے حلقہ میں داخل ہو رہے ہیں اور بیشمار لوگ ان کی طرف حسن عقیدت سے امنڈے چلے آ رہے ہیں۔ اگرچہ ہر طبقہ و حیثیت کے لوگوں میں ان کے دشمن بھی ہیں اور ان دشمنوں نے انہیں تباہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اپنی کوششوں اور منصوبہ بازیوں کا اٹھا نہیں رکھا۔ لیکن خدا کے ہاتھ نے ہمیشہ ان کی ہی دستگیری کی اور ان کے دشمنوں کو ناکام و خائب و خاسر بنایا۔ انہوں نے جو تخم ریزی کی وہ بہت عمدگی کے ساتھ نکلی اور بڑھی ہے اور مخالفت کا کوئی صدمہ اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکا۔ اب یہ بہت بڑا پھلدار درخت ہو گیا ہے اور تمام ابتدائی خطروں سے نکل چکا ہے۔ ان کی مشن بہت مضبوط طور پر قائم ہو گئی ہے اور انہیں ہر میدان میں نصرت اور فتح نصیب ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو تباہ نہیں کیا بلکہ آپ کے کاروبار اور مساعی کو نہایت خارق عادت کامیابی اور برکت بخشی۔ یہ آپ کے صدق دعوے پر ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ اگر وہ جھوٹے نبی ہوتے تو پھر خدائے تعالیٰ آپ کو وہ تمام کامیابیاں اور برکات کیوں عطا کرتا جو وہ اپنے صادق انبیاء ہی کو دیا کرتا ہے؟ اور کیوں آپ پر اپنا غضب نازل نہ فرماتا کہ آپ اس غصہ کی بجلی سے بھسم ہو جاتے؟

یسوع کے اس قول کی طرف غور کرو کہ "درخت کو اس کے پھلوں سے پہچانو" خدائے تعالیٰ

نے وعدہ فرمایا ہوا تھا کہ میں جھوٹے نبی کو تباہ کر دوں گا تا کہ سچے اور جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک امتیاز پیدا ہو جائے۔ لیکن حضرت میرزا غلام احمد صاحب کو خدا نے تباہ نہیں کیا بلکہ انہیں فتح پر فتح اور کامیابی پر کامیابی دیتا جاتا ہے۔ کتاب براہین احمدیہ جو حضور ممدوح کی سب سے پہلی کتاب ہے اس میں آپ نے پیشگوئی درج کی ہوئی ہے کہ انہیں بڑی عمر دی جائے گی اور یہ کہ ان کی سخت مخالفت کی جائے گی اور یہ کہ بہت لوگ انہیں قتل کرنے کے منصوبے کریں گے اور یہ کہ خدا انہیں ہر ایک دشمن کے حملہ سے بچائے گا اور انہیں طبعی موت سے وفات دے گا۔ اور یہ کہ جب تک وہ اپنا کام پورے طور پر سرانجام نہ دے چکیں گے اور اپنے سلسلہ کی اشاعت کو دنیا میں مستحکم بنیاد پر قائم نہ کرلیں گے وہ دنیا سے اٹھائے نہیں جائیں گے اور یہ کہ خدا ان کی صداقت کو زبردست نشانوں سے ظاہر کرے گا۔

مباہلوں کا اثر

سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والی یہ بات ہے کہ انہوں نے لکثر مرتبہ اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے چیلنج کیا۔ انہوں نے اپنی صداقت کا ایک یہ بھی نشان اعلان کیا ہوا ہے کہ جو شخص ان کی موت کے لئے دعا کرے گا وہ دعا اسی پر الٹ کر پڑے گی اور وہ خود جلد دکھ درد کی موت سے ہلاک ہوگا۔ اور مقابلہ کرنے والا ضرور ان کی زندگی ہی میں مر جائے گا۔ وہ ہمیشہ بڑی تحدی کے ساتھ تمام دنیا کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جس کا جی چاہے ان کی سچائی اس معیار پر پرکھ لے۔ انہیں اپنی صداقت کا اتنا کامل ایمان ہے کہ اگر کثیر حصہ دنیا کے لوگوں کا ان کے برخلاف ان کی موت اور ہلاکت کے لئے دعا کرنے پر آمادہ ہو تو بھی وہ سب کے سب ہی خدا کے غضب سے تباہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا کا عظیم ہاتھ ان کی تائید میں ہے اور ہر ایک حریف جو ان کی مخالفت کے لئے کھڑا ہوگا اسے ہلاکت کا یقینی پیالہ پلایا جاوے گا۔

میں ناظرین کی اطلاع کے لئے یہ امر لکھنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں دیکھتا کہ ان کے اس دعوے کے موافق بعض لوگوں نے ان کی تباہی کے لئے خدا سے دعائیں بھی کیں لیکن ان سب کو موت کا ہی خمیازہ اٹھانا پڑا جو حضور ممدوح نے بطور پیشگوئی کہا ہوا تھا۔ اور اس طرح ان کے صدق دعوے کا اور بھی بھاری ثبوت بہم پہنچا ہے۔ جن لوگوں نے ان کے برخلاف مباہلہ کی تلوار کو لے کر انہیں ہلاک کرنے پر آمادگی ظاہر کی الٹے ان کے اپنے ہی گلے کٹ گئے۔ ان میں سے چند
مشہور و معروف لوگوں کے نام ذیل میں لکھ دئے جاتے ہیں۔

۱۔ مولوی غلام دستگیر ساکن قصور ضلع لاہور۔
۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل ساکن علیگڑھ۔
۳۔ پنڈت لیکھرام مشہور و معروف آریہ لیڈر۔
۴۔ مولوی محمد حسن فیضی ساکن بھین ضلع جہلم۔
۵۔ فقیر مرزا ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔
۶۔ چراغ دین ساکن جموں۔

گو یہ سب بڑے مشہور و معروف لوگ تھے اور ان میں ہر ایک کا حال عجیب دلچسپی سے لبریز ہے لیکن میں اس جگہ صرف سب سے آخری یعنی چراغدین ساکن جموں کے حالات لکھنے پر کفایت کرتا ہوں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ میں چراغ دین کے ذاتی حالات میں دخل دوں۔ البتہ جہاں تک میرے مضمون کا تعلق ہے اس حد تک لکھنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ کچھ عرصہ گزرا ہے کہ چراغ دین مذکور نے دعویٰ کیا کہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے مامور و مرسل کر کے اس بات کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ تا عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان دینی اختلاف کو مٹا کر صلح کرا دوں۔ اس نے ایک کتاب موسومہ بہ منارۃ المسیح شائع کی جس میں اس نے اس بات کا اعلان کیا کہ مسیح کے دوبارہ نزول سے مراد میرا نزول تھا۔ اور میرزا غلام احمد جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو بجائے اس کے کہ اسلام اور عیسائی مذہب میں صلح کرائیں الٹے عیسائیت کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ رہے ہیں، درحقیقت دجال ہیں۔ اس نے خدا سے ایک دعا یہ بھی کی کہ اے خدا! میرزا غلام احمد کو میری زندگی میں ہلاک کر دے اور مباہلہ لکھ دیا۔ ابھی اس دعا کو کئے تھوڑے دن گزرے تھے کہ خدا کے غضب نے برنگ طاعون اس کو آ دبایا۔ پہلے اس کی بیخ و تخم کو پکڑا یعنی اس کے دو لڑکوں کو یکے بعد دیگرے تہ خاک کیا اور پھر اس نامرادی اور حسرت اور بدبختی اور دکھ دیکھنے کے بعد وہ خود بھی پنجہ طاعون میں گرفتار ہو کر واصل بجہنم ہوا۔ کیسا عبرت انگیز وہ وقت تھا کہ جب اس بدنصیب کذاب کو اپنی جان سے مایوسی ہوئی تو اس وقت پکار اٹھا کہ ہائے! اب خدا نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ دعا تو اس نے خدا سے یہ کی تھی کہ میرزا صاحب کے دشمنوں کو طاعون سے بچا۔ لیکن تعجب کی بات ہے کہ آخر کار وہی طاعون اس کے لئے الٰہی مواخذہ ثابت ہوئی جس سے بچنے کے لئے وہ دعا کرتا رہا تھا۔ اس جھوٹی کذاب کے بعد اس کا ایک اور بدنصیب جانشین پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو عبدالحکیم خاں کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ اس نے بھی اپنے پیشوا چراغدین کے نقش قدم پر اعلان کیا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ احمد دجال ہے اور تین سال کے عرصہ میں مارا جائے گا۔ یہ تعجب کرنے کی بات نہیں کہ خدا نے ایسے کذاب اسی ملک پنجاب میں ہی کیوں پیدا کئے۔ اصل حکمت الٰہی اس میں یہ ہے کہ چونکہ خدا کا مرسل اسی سرزمین میں موجود ہے اس لئے اس جگہ ہی مفتریان کذاب بھی کھڑے ہوئے کہ تا صادق اور کاذب میں حقیقی طور پر امتیاز عیاں ہو کر کافۃ الناس پر حجت الٰہی پوری ہو۔ ایک مدعی اور صرف ایک ہی مدعی عہدہ مسیح موعودؑ ہر میدان میں ہر طرح سے مرسلانہ انداز سے اپنے کاروبار رسالت میں کامیابی پر کامیابی حاصل کر رہا ہے اور اس کے حریف مدعیان سارے ہلاکت، بدبختی، نامرادی، محرومی اور تباہی کے گہرے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ پس اس معیار کے رو سے جس شخص نے خدا سے الہام نہ پایا پر گستاخی سے اترا کر جھوٹا دعویٰ کیا کہ ہمیں خدا نے الہام کیا ہے اس پر خدا کا غضب وارد ہوا۔ لیکن جو شخص سچا ہے اس کی ہر میدان میں خدا مدد کرتا ہے اور اپنے ملائکہ کی افواج ہمیشہ اس کی نصرت کے لئے استادہ رکھتا ہے اور اس کو مخالفوں پر ہمیشہ فتح دیتا ہے۔ سچے اور جھوٹے نبی کو پہچاننے کے لئے یہ ایک زبردست اور حتمی فیصلہ ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ ہمارے عیسائی دوست اس زبردست اور مسلمہ معیار پر حضرت میرزا صاحب ممدوح کو نہیں پرکھتے۔ حضرت ممدوح نے کئی دفعہ عیسائیوں کو کہا ہے کہ وہ ان کے صدق دعویٰ کے پرکھنے کے لئے مباہلہ کریں لیکن کسی عیسائی نے اس مقابلہ پر جرأت نہیں کی۔ اگر یسوع فی الحقیقت خدا ہے اور ان کی دعائیں سنتا ہے تو کیوں وہ اس کے حضور میں دعا نہیں کرتے کہ وہ میرزا غلام احمد کو تباہ کر دے۔ میرزا غلام احمد صاحب سے بڑھ کر کس نے یسوع مسیح کے غصے کو بھڑکایا ہوگا کیونکہ انہوں نے تو یہ دعویٰ کیا ہوا ہے کہ گویا وہ آپ ہی مسیح ہیں۔ ایسے رقیب و حریف پر یسوع کی خدائی کا غصہ بے تحاشا بھڑک اٹھنا چاہئے۔ کیا عیسائی لوگ اس بات کو دیکھ کر حضرت ممدوح کے دعوے کی تصدیق سے ابھی متامل ہیں کہ جو شخص ان کے برخلاف دعا کرنے اٹھا وہی الٹا غضب الٰہی میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوا۔ ہاں اگر عیسائیوں کو اس بات کا یقین نہیں آتا تو یقین حاصل کرنا کچھ دور نہیں۔ وہ آپ ہی اس میدان میں آکر امتحان کرلیں۔ دو چار مشنری صاحبان کے امتحان کرنے سے ہی معاملہ صاف ہو جائے گا۔ مشنری لوگ خود بھی بڑی جرأت رکھنے کے مدعی ہیں اور لوگوں میں بھی ان کی بہادری کی شہرت قائم ہے کہ اپنے دین کی خاطر جان قربان کر دینا وہ ایک آسان بات سمجھتے ہیں لیکن ہم نے تو ان کو اس میدان امتحان میں بزدل تو کیا چوزہ دل یعنی مرغی کے بچہ کے برابر بھی دل رکھنے والے نہیں پایا۔ اگر وہ جرأت رکھتے ہیں تو کیا اتنے بڑے مشنریوں میں سے کوئی بھی اپنے مذہب کے لئے اتنی غیرت نہیں رکھتا کہ وہ میرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ مقابلہ مباہلہ کر کے اس شخص کو جسے وہ دروغ گو سمجھتا ہے گھر تک پہنچانے کے لئے میدان میں نکلے۔ یسوع نے انہیں کہا ہوا ہے کہ جھوٹے نبی برے درخت کی طرح کاٹے جائیں گے۔ اگر انہیں یسوع کے صدق پر ایمان ہے اور اگر انہیں یسوع کی باتوں پر ایمان ہے اور اگر حضرت میرزا غلام احمد صاحب کو دل سے وہ جھوٹا نبی سمجھتے ہیں اور اس پر ان کا ایمان ہے تو انہیں کیوں جرأت پیدا نہیں ہوتی کہ اس قضیہ کا دعا کے مقابلہ سے فیصلہ کر چھوڑیں۔ کیا انہیں یسوع کی طرف سے کوئی بے اعتباری دل میں کھٹکتی ہے؟ کیا ان کو یہ بھروسہ نہیں کہ ایک جھوٹے مدعی کے برخلاف یسوع ان کی دستگیری کرے گا؟ اس کنارہ کشی اور خاموشی سے یہی حقیقت سمجھ میں آتی ہے کہ عیسائی لوگ دل میں خوب جانتے ہیں کہ میرزا غلام احمد صاحب کا خدا غالب اور زبردست خدا ہے اور اس کے مقابلہ میں یسوع ایک ناتواں اور ضعیف انسان ہے۔ یہ کیسی تعجب کی بات ہے کہ جھوٹے نبی کی تباہی کی بائبل پیشگوئی کرتی ہے اور میرزا غلام احمد صاحب پیشگوئی کرتے ہیں کہ جو شخص ان کے ساتھ مباہلہ کرے گا ہلاک ہوگا۔

الغرض اگر وہ معیار جو یسوع اور موسیٰ نے بتایا ہوا ہے سچا ہے تو اس میں کچھ شک نہیں رہتا کہ میرزا غلام احمد صاحب بھی خدا کی طرف سے سچے مرسل ہیں۔ عیسائی لوگوں کو اس بات سے شرم کرنی چاہئے کہ وہ اس عظیم الشان دعوے کو یوں ہی خفیف سی بات کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چونکہ یسوع نے کہا ہوا ہے کہ بہتیرے جھوٹے نبی اٹھیں گے اس لئے یہ بھی اسی طرح کا جھوٹا نبی ہے۔ اس سے تو یہی سمجھ آ سکتا ہے کہ حضرت میرزا صاحب ممدوح کے دعوے کے زبردست صدق کے برخلاف ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں اس لئے اس لایعنی بات پر حصر کر کے جاہلوں کو تسلی دے چھوڑتے ہیں۔ بحالات موجودہ بالا حضرت ممدوح کے صادق و مصدوق نبی ہونے میں ذرا بھر شک نہیں رہتا۔ پس جبکہ ہر ایک پہلو سے ان کا نبوت کا دعویٰ سچا ثابت ہوتا ہے تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ انہیں مسیح موعودؑ تسلیم نہ کیا جاوے۔

یہ ایک احمقانہ عذر ہے کہ یہ وہ مسیح نہیں جو ناصرہ میں ۱۹۰۰ سال پہلے پیدا ہوا تھا کیونکہ کسی کے دوبارہ نزول سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہی شخص بجسمہ دوبارہ آئے گا۔ اس قسم کی باتیں ہمیشہ پیشگوئی کے رنگ میں ہوتی ہیں اور ان کی تعبیر یہی ہوتی ہے کہ کوئی شخص اس کا بروز آئے گا جس کو اس کے ساتھ روحانی اور اخلاقی مناسبت اور مشابہت ہوگی۔ یہ مسئلہ عیسائیوں میں بھی پہلے سے طے شدہ ہے اور یسوع کی صداقت اسی پر منحصر ہے۔

بنی اسرائیل کا اعتقاد تھا کہ یسوع مسیح سے پہلے ایلیا کا دوبارہ نازل ہونا ضروری ہے۔ جب تک ایلیا پہلے نہیں آئے گا اس وقت تک مسیح کا آنا ناممکن ہے۔ پس جب یسوع نے آکر دعویٰ کیا تو یہودیوں نے اعتراض کیا کہ چونکہ ابھی ایلیا نازل نہیں ہوا اس لئے تو وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اس پر یسوع نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک پیشگوئی تھی اور اس کی تعبیر یہ نہیں ہو سکتی کہ وہی ایلیا بجسمہ نازل ہوگا بلکہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے روحانی رنگ اور اخلاق پر اس کا بروز یوحنا بپتسمہ دینے والا یعنی حضرت یحییٰ نازل ہو چکے ہیں۔ پس اگر دوبارہ نزول کے معنے اسی شخص کا دوبارہ آنا ہے تو پھر نہ حضرت یحییٰ ایلیا ہو سکتے ہیں اور نہ یسوع ہی سچا قرار پا سکتا ہے۔ یعنی جسمانی رفع اور نزول ثانی کا مقدمہ دنیا میں ایک دفعہ جناب یسوع مسیح کے ہاں سے فیصلہ پا چکا ہے جس کے رو سے آپ نے حضرت یحییٰ کے نزول کو ایلیا موعود کا نزول قرار دیا۔ ایک طرف یہودی اس فیصلہ کے منکر اور دوسری طرف جناب یسوع اس فیصلہ کے جج، دو فریق ہیں۔ اب میں عیسائی صاحبان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں میں سے وہ کس

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو

اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۰؍مارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۰؍امان ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –
الحمدلله رَب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ. وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ. قُلْ اِنَّ الْهُدٰی هُدَی اللّٰهِ اَنْ یُّؤْتٰٓی اَحَدٌ مِّثْلَ مَآاُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ . قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِاللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ . یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ. وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ . وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّایُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا . ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ . بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ (سورۃ آل عمران آیات ۷۳ تا ۷۷)

ان آیات کریمہ کا سادہ ترجمہ یہ ہے:۔ اور اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے کہا کہ اس پر جو مومنوں پر اتارا گیا ہے دن کے پہلے حصہ میں ایمان لے آؤ اور اس کے آخر پر انکار کر دو شاید کہ وہ رجوع کر جائیں۔ اور کسی کی بات پر ایمان نہ لاؤ سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ یہ (ضروری نہیں) کہ کسی کو وہی کچھ دیا جائے جیسا تمہیں دیا گیا یا (اگر نہ دیا جائے تو گویا اُن کا حق ہو جائے گا کہ) وہ تمہارے ربّ کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ تُو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ اور اہلِ کتاب میں سے وہ بھی ہے کہ اگر تُو ڈھیروں ڈھیر امانت بھی اس کے پاس رکھوا دے تو وہ ضرور تجھے واپس کر دے گا۔ اور اُن میں ایسا بھی ہے کہ اگر تُو اس کو ایک دینار بھی دے تو وہ اسے تجھے واپس نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تُو اُس پر نگران کھڑا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر اُمّیوں کے بارہ میں کوئی (الزام کی) راہ نہیں۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں جبکہ وہ (اس بات کو) جانتے ہیں۔ ہاں، کیوں نہیں! جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

میں نے ان آیات کریمہ کا اس خطبے کے لئے انتخاب کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے نزدیک ان آیات میں سے اکثر کا اطلاق آج کل پاکستان کے حالات پر ہو رہا ہے اور جب میں اس کی تفصیل بیان کروں گا تو آپ کو بات سمجھ آتی چلی جائے گی۔ ایک آیت اس میں میں چھوڑ دوں گا تفصیل میں جانے سے پہلے کیونکہ وہ اپنی ذات میں بہت تفصیل کی محتاج ہے اور اصل مضمون کو چھوڑ کر پھر اس آیت کی تفصیل میں بہت وقت لگ جاتا ہے اس لئے وہ آیت میں چھوڑ دوں گا اور باقی سب کو ایک ایک کر کے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلے تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں یہ دستور تھا کہ منافق لوگ نئے مسلمانوں کو بہکانے کی خاطر اپنے آدمی ان میں داخل کر دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ صبح ایمان لے آؤ اور شام کو کہہ دو کہ ہم تو ایمان نہیں رکھتے۔ یہ صرف اس زمانے کا دستور نہیں بلکہ اب بھی احمدیت کی ترقی سے جل کر مولوی لوگ یہی دھوکہ دینے کی مسلسل کوشش کرتے ہیں اور تبلیغ کرنے والے احمدی اپنی سادگی میں یہ اعتماد کر بیٹھتے ہیں کہ فلاں شخص جماعت اسلامی یا تبلیغی جماعت یا سپاہ صحابہ کا آدمی تھا اور ہم نے اسے احمدی کر لیا۔ حالانکہ ان بظاہر احمدی ہونے والوں کی نیت صرف یہ ہوتی ہے کہ انہیں دھوکہ دیں۔ اگرچہ وہ اس دھوکہ میں عام احمدیوں کو مرتد کرنے میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہرگز کامیاب نہیں ہوتے۔ مگر وہ لوگ جو اپنی سادگی سے ان کو اپنی بیعتوں کے طور پر پیش کرتے ہیں ان کو بہت نقصان پہنچتا ہے اور بہت ہی تکلیف دہ خبریں ان کے متعلق معلوم ہوتی رہتی ہیں۔

تو مومن کو سادہ تو ہونا چاہئے مگر اہل بصیرت سادہ، ایسا جو چیزوں کو نور اللہ سے دیکھتا ہے اور اس کو سمجھ جانا چاہئے کہ یہ شرارت ہے، دھوکہ ہے۔ جب وہ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو محض سادہ رہ جاتے ہیں اور اہل بصیرت نہیں رہتے۔ اس کے نتیجے میں بہت ہی تکلیف دہ خبریں آئے دن پہنچتی رہتی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کے حوالے سے اب میں دوبارہ سمجھاؤں کہ تبلیغ بہت اچھی چیز ہے مگر وہ لوگ جو دھوکہ دینے کے لئے آتے ہیں اور یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم پہلے جماعت اسلامی کے تھے، سپاہ صحابہ کے تھے اور فلاں جگہ کے تھے آپ ان کے دھوکہ میں نہ آیا کریں۔ وہ محض آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مومنوں کو فی الحقیقت دھوکہ نہیں دے سکتے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ۔ وہ اپنی دانست میں دھوکہ دیتے ہیں مگر اللہ اور اللہ والوں کو حقیقت میں دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے آپ وہ اللہ والے بنیں جو ان کے دھوکے میں نہ آئیں۔ اسی لئے جب بھی ان کی طرف سے مجھے یہاں ان کی بیعتیں موصول ہوتی ہیں تو میں ہر بیعت کے متعلق یہ لکھ دیا کرتا ہوں اصلاح وارشاد کو کہ مجھے تو اس میں دھوکہ نظر آ رہا ہے۔ کیوں ان لوگوں کو نظر نہیں آیا جنہوں نے بڑے فخر سے ان کی بیعت پیش کی تھی۔ اور بلا استثناء وہ ضرور دھوکہ نکلتا ہے۔ اور پھر ان احمدیوں بے چاروں پر مقدمے چلتے ہیں، طرح طرح کی اذیتیں ان کو دی جاتی ہیں اور اس بات پر وہ بڑا فخر کرتے ہیں کہ ہم نے ان سادہ لوحوں کو پکڑ لیا اور دھوکے میں کامیاب ہو گئے۔ تو ہرگز یہ الزام اپنے اوپر نہ لیں کہ آپ بھی ان سادہ لوحوں میں ہیں جو اللہ کی جماعت میں اور اللہ کے ساتھ نہیں ہیں کیونکہ پھر تو آپ عملاً خدا سے پیچھے ہٹ جائیں گے۔ اللہ والوں کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ صاف پتہ چل جاتا ہے کہ یہ دھوکہ کی باتیں ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس بات کا خیال رکھیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں یہی کچھ ہوتا تھا۔ علامہ طبری کے حوالے سے تفسیر ابن جریر میں مذکور ہے کہ اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ تم اس تعلیم پر جس پر ایمان لانے والے ایمان لائے ہیں دن کے پہلے حصے میں ایمان لے آؤ اور دن کے آخری حصے میں اس کا انکار کر دو تاکہ اہل ایمان بھی ایمان سے پھر جائیں۔ تفسیر کے مطابق یہ عُرینہ بستی کے بارہ احبار تھے جنہوں نے یہ منصوبہ پیش کیا تھا۔ بارہ ہوں یا اس سے کم ہوں یہ بحث بے تعلق ہے۔ صرف یہ بات ہے جو قابل غور ہے کہ اس دھوکہ میں وہ سچے مومنوں کو دھوکہ دینے میں تو کامیاب نہیں ہوتے اور اس کے نتیجہ میں کوئی ارتداد نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی بڑے ثابت قدم ہیں اور

ایسے لوگ ان کو غیر احمدی بنانے میں تو کامیاب نہیں ہو سکتے مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے جو فخر سے ان کی بیعتیں پیش کرتے ہیں ان کو ضرور دھوکہ لگتا ہے اس لئے وہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور اپنی سادگی کی وجہ سے ساری جماعت کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں: "جب ان بدبختوں پر اپنے تمام خیالات کا جھوٹ ہونا کھل گیا اور کوئی بات بنتی نظر نہ آئی تو آخر کار کمال بے حیائی سے کمینہ لوگوں کی طرح اس بات پر آگئے کہ ہر طرح پر اس تعلیم کو شائع ہونے سے روکنا چاہئے"۔

پھر فرماتے ہیں اس آیت کا ذکر کر کے "وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ........" جس کی تلاوت میں نے آپ کے سامنے کر دی ہے "اور بعضوں نے عیسائیوں اور یہودیوں میں سے یہ کہا کہ یوں کرو کہ اوّل صبح کے وقت جا کر قرآن پر ایمان لے آؤ۔ پھر شام کو اپنا ہی دین اختیار کر لو۔ تا شاید اس طور سے لوگ شک میں پڑ جائیں اور دینِ اسلام کو چھوڑ دیں۔

(براہین احمدیہ ،روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۵۸۶)

دوسری آیت جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ ہے وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ......الخ، یہ وہ آیت ہے جس کو میں نے عرض کیا تھا کہ اس خطبہ میں چھوڑ رہا ہوں کیونکہ یہ بہت لمبی تفسیر کی محتاج ہے اور ان مشکل آیات میں سے ہے جس میں پرانے مفسرین بھی تفسیر بیان کرتے ہوئے بڑی مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے، غور کے بعد خدا تعالیٰ نے مجھے اس کا مضمون پوری طرح سمجھا دیا ہے، کھول دیا ہے۔ مگر اس تفصیلی بحث میں پڑنے کا یہ خطبہ اجازت نہیں دیتا۔

اب تیسری آیت یہ ہے يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خالص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ جب آپ یہ سنتے ہیں يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ کہ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے دیتا ہے۔ تو یہ آیت بھی دراصل پاکستان کے حالات پر اس طرح چسپاں ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ نے فضل فرمایا، ان کو چن لیا اپنے لئے اور ان کو اس پر آگ لگ گئی اور یہ نہیں سوچتے کہ سورۃ جمعہ میں یہی پیشگوئی تھی کہ خدا اپنے فضل کے لئے جس کو چاہے گا چنے گا اور تم اس کو روک نہیں سکتے، جو چاہو کر لو کبھی بھی اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔

اب یہ آیت جو ہے اس میں اس زمانے کا حال بھی بیان ہوا ہے اور اس زمانے کا حال بھی۔ فرمایا وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا. ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اور اہل کتاب میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر ڈھیروں ڈھیر امانت بھی ان کے پاس رکھوائے تو وہ ضرور تجھے واپس کر دے گا اور ان میں ایسا بھی ہے کہ اگر تو اس کو ایک دینار بھی دے تو اسے تجھے واپس نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تو اس پر نگران کھڑا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم پر امیوں کے بارے میں کوئی الزام کی راہ نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں جب کہ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔

اس زمانہ میں جو یہود کیا کرتے تھے مسلمانوں سے یہ اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ لیکن اِس زمانے میں بھی تو یہود پیدا ہونے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کی امت میں ہی سے یہود نے پیدا ہونا تھا۔ یہ بات آج کل کے علماء نظر انداز کر دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہے اور باہر جانے کی کوئی ضرورت نہیں، پاکستان کے حالات ہی دیکھ لیں وہاں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

اس ضمن میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدریؓ کی یہ روایت ہے جو بخاری سے لی گئی ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اس طرح پیروی کرو گے جیسے ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہود و نصاریٰ (مراد ہیں)؟۔ آپؐ نے فرمایا: اَور کون!۔ (بخاری۔ کتاب الاعتصام والسنۃ۔ باب قول النبی ﷺ لتتبعنّ سنن من کان قبلکم)

پھر آنحضور ﷺ فرماتے ہیں اور یہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہو گی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن)۔ تو جیسے ایک پاؤں کا جوتا دوسرے پاؤں سے ملتا ہے اس طرح وہ لوگ ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں گے۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث کنزالعمال میں درج ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس راہنمائی کی امید سے جائیں گے۔ مولویوں کی طرف جائیں گے دیکھیں تو سہی وہ کیا کہتے ہیں۔ بہت سخت اضطراب اور انتشار یعنی فرقہ بندیاں ہونگی۔ لوگ مختلف فرقوں میں پھٹ چکے ہونگے۔ دل پھٹ چکے ہونگے تو گھبرا کر کچھ لوگ اپنے علماء کی طرف توجہ کریں گے۔ تو فرمایا وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔ (کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ مطبوعہ بیروت)

اب یہ بندروں اور سؤروں کے متعلق بھی قرآن کریم میں ذکر موجود ہے اور اسی کی تشریح ہے۔ جب وہ ذکر پڑھتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ پرانے زمانے کا حال تھا آج کل یہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور آج کل جیسا کہ پرانے زمانے میں حال تھا کہ سچ مچ بندر اور سؤر نہیں بنائے گئے تھے بلکہ بندروں اور سؤروں کے اخلاق اختیار کر لئے تھے۔ پس آج کل بھی یہی حال ہے کہ ایسے علماء بندروں کی طرح نقالی تو کرتے ہیں اسلام کی، چہرے پہ داڑھیاں تو سجا لیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے مگر کہاں آنحضرت ﷺ کی داڑھی جو آپ کے چہرے پہ سجتی تھی اور کہاں ان مولویوں کی داڑھیاں جس کو دیکھ کر کئی داڑھیوں سے ہی متنفر ہو جاتے ہیں۔

اور سؤروں کی طرح ان معنوں میں کہ رسول اللہ ﷺ کی کھیتیوں کو پامال کرتے چلے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو بھی کھیتیاں لگائیں ان کھیتیوں کو یہ سؤر پامال کرتے ہیں اور بیج اگنے نہیں دیتے۔ احمدیت کے ساتھ بعینہٖ یہی ہو رہا ہے۔

پھر ان لوگوں کے ذکر میں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا یعنی اسلام بظاہر بہت ہو گا۔ ہر وقت اسلام کی باتیں ہو رہی ہونگی لیکن محض نام کے طور پر۔ اور قرآن بہت پڑھا جائے گا مگر سرسری طور پر، قرآن کریم سجاوٹ کے لئے ہو گا۔ قرآن کی روح سے لوگ ناواقف ہونگے۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ اب مسجدیں دیکھ لیں کتنی آباد ہوتی ہیں ڈنڈے کے زور پر، مگر سب ہدایت سے خالی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہونگے۔

اب یہ فقرے جو ہیں یہ میرے تو نہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ بعینہٖ انہی الفاظ میں آئندہ زمانہ کے مولویوں کے متعلق پیش گوئی فرمائی گئی ہے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان ہی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث۔ کنزالعمال جلد ۲ صفحہ ۴۳ مطبوعہ بیروت)

اب اس حدیث پر جتنا بھی چیں بہ جبیں ہوں وہ اس کا حقیقی جواب دے ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم وہ مولوی نہیں ہیں بلکہ ابھی زمانہ آنے والا ہے کہ ہم سے بدتر مولوی بھی تم دیکھو گے تو اس سے زیادہ بدبختی پھر اسلام کی نہیں ہو سکتی۔ ان سے بھی بدبخت آگے آنے والے ہیں؟ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے رحم کریں اسلام کے مستقبل پر اور اپنے پر ہی بات ختم کر دیں۔ یہ بہتر ہے اسلام کے حق میں۔

پس یہ جو قِنْطَار والی بات تھی اب میں اس کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ ان میں بھی نیک لوگ ضرور ہونگے، امانت کا حق ادا کرنے والے ہونگے، بعض فسادات کے دوران ہی مجھے اطلاعیں ملیں کہ بعض لوگ اتنے شریف النفس اور امانت کا حق ادا کرنے والے تھے کہ انہوں نے اپنی جان پر کھیل کے بھی احمدیوں کے زیور اور ان کے اموال کی حفاظت کی اور اپنے گھروں میں چھپا لیا اور

بیلہ بوتیک کی پہلی سالگرہ کے موقع پر آپ کے لئے

GESCHENK 99,- & 33,-

خاص سوٹوں کی عام سی قیمت صرف محدود مدت کے لئے

Tel: 069 24279400 & 0170 2128820

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پھر وقت آنے پر ان کو واپس کر دیا۔ تو شاذ کے طور پر ایسے فرشتہ سیرت مسلمان بھی ضرور موجود ہیں مگر بد قسمتی سے وہ اکثر بے آواز ہیں، ان کو جرأت نہیں ہوتی کہ کھل کر احمدیت کے حق میں کوئی تائیدی بات کر سکیں۔ لیکن بددیانت بہت ہیں اور ان مولویوں کی بددیانتی کے حالات بھی لوگ جانتے ہیں اور اپنا دین تو ان کے سپرد کیا ہوا ہے اور پیسے سپرد نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ مجھے اپنے تجربہ سے معلوم ہے۔

ربوہ میں میرے پاس ارد گرد کے جانگلی بہت سے امانت رکھوانے آیا کرتے تھے زیور کی، روپے پیسے کی۔ تو میں ان سے ہنس کے پوچھا کرتا تھا کہ آپ کے گھر میں مولوی کوئی نہیں، مولوی صاحب کے پاس کیوں نہیں امانت رکھواتے۔ انہوں نے کہا توبہ توبہ! مولوی تو کھا جائے گا سب کچھ اور کچھ بھی واپس نہیں کرے گا۔ تو میں ان سے کہا کرتا تھا کہ مولوی کے سپرد اپنا دین تو کر دیا ہے اس سے زیادہ قیمتی کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اس پر تم اعتبار کر بیٹھے ہو اور جانتے ہو کہ بددیانت ہے۔ پس اس پہلو سے بہت مولوی بددیانت ہیں اور پیسہ کھا جانا تو ان کا عام دستور ہے۔ اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں کہ احمدی اُمّی ہیں یعنی جاہل لوگ ہیں ان کا پیسہ کھاؤ خدا تعالیٰ کی طرف سے تم پر کوئی بھی عذاب نازل نہیں ہوگا کیونکہ ان جہلاء کا پیسہ کھانا جائز ہے اور ہمارے اوپر ان کے خلاف کوئی دلیل قائم نہیں کی جا سکتی، پس شوق سے کھاؤ۔ پس یہ عام دستور ہے پاکستان میں کہ معصوم احمدیوں کے پیسے بٹورتے ہیں، قرض لیتے ہیں تو واپس نہیں کرتے، اور بھی بہت سے طریقے ہیں جن کو اختیار کر کے احمدیوں کی دولت پہ ہاتھ مارتے رہتے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ خدا کا خوف کرو تو کہتے ہیں خدا کے خوف سے ہی تو ہم تمہارے پیسے مار رہے ہیں۔ اللہ کا خوف نہ کریں تو ہمیں پیسے واپس کرنے پڑیں۔ اللہ کا خوف کرتے ہیں اور اللہ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ان جاہلوں کے پیسے کھاتے رہو اور اسی خوف کی وجہ سے ہم کھا جاتے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس بات میں کوئی سچائی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی امانت نہ رکھنے والوں کو یا امانت میں خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور ہمیشہ ایسے لوگوں پر لعنت ڈالتا ہے۔ پس یہ احمدیوں سے ظلم کر رہے ہیں تو خود اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے آ رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں اگلی آیت ہے بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْن. خبردار کیوں نہیں جس نے بھی اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ اگر ان کے نزدیک خدا کی محبت کا کوئی فائدہ نہیں تو ٹھیک ہے ہمیں ان کے ظلموں کے مقابل پر اللہ کی محبت پسند ہے اور ہم تو بہر حال متقیوں میں ہی شامل رہیں گے۔

اس سلسلے میں، اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اب چونکہ قربانی کی عید آنے والی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ذکر چل پڑے تو بہت پرلطف بات ہے کہ عین بہ عین اس خطبے کا ذکر ہو رہا ہے کہ جس کے ساتھ آگے قربانیوں کی عید آنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "جو شخص دوسرے کے حق میں دست اندازی نہیں کرتا اور جو حقوق اس کے ذمہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے عہدوں کا پکا ہو اور دوسروں کی امانتوں میں خیانت کرنے سے بچنے والا ہو۔ اس لئے بطور نتیجہ کے فرمایا کہ جب ان لوگوں میں یہ وصف پائے جاتے ہیں تو پھر لازمی بات ہے کہ وہ اپنے عہدوں کے بھی پکے ہونگے"۔ (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۔ ۱۰/جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)۔ یعنی اس سے پہلے اس آیت میں جو اوصاف حمیدہ ان کے بیان فرمائے گئے ہیں فرمایا کہ اگر وہ دنیا کے عہد پکے کرنے والے ہوں تو اللہ کے عہدوں کا بھی پاس کریں گے۔ اگر دنیا کے عہدوں کا پاس نہیں کریں گے تو اللہ کے عہدوں کا بھی کوئی پاس نہیں کریں گے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں "ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بنا پر ملا۔ قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰى۔ ابراہیم وہ ہے جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ، انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا اور ہر ایک ابتلاء کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھے اور درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی"۔ (الحکم جلد ۳ نمبر ۴ مورخہ ۳۱/جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۔۲)

پس آج کے اس مختصر خطبے میں مَیں آپ کے سامنے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اور بھی پیش کرتا ہوں جو آپ سب کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ فرماتے ہیں:

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو"۔

اب فرشتوں کا مصافحہ ایک محاورے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ فرشتے رستہ چلتے مصافحہ کیا کرتے ہیں مگر قادیان میں تو ہم نے ایسے فرشتے دیکھے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ جو رستہ چلتے مصافحہ کیا کرتے تھے اور ان کا مصافحہ کرنا فرشتوں کے مصافحہ کے قائم مقام تھا۔ عجیب بے نظیر ہستی تھے اور کوئی بھی بدی، کوئی بھی کجی اپنی ذات میں نہیں رہی تھی۔ سادہ، صاف بات کرنے والے اور صاف طبیعت میں۔ بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظاہری لفظوں کو سمجھتے ہوئے اس بات کو نہیں سمجھتے تھے جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یعنی بے حد ذہین اور پہچاننے والے لوگوں کو مگر اس معاملہ میں سادگی کی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو فرمایا کہ اس مضمون پر، اس بات کے متعلق یا اس عنوان پر ایک مضمون لکھ کر لاؤ اور یہاں مجلس میں میرے سامنے پڑھو۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک مضمون لکھا اور مجلس میں پڑھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دیکھیں آپ حضرت مولوی صاحب! اچھا مضمون ہے مگر اس میں زور نہیں ہے تو کوئی زوردار بات کریں۔ تو مولوی صاحب نے عرض کیا میں اگلی دفعہ یہی کروں گا۔ اور وہ مضمون دوبارہ لے کر پڑھا اور بالکل وہی تھا۔ صرف یہ لکھا تھا کہ میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ تو انسانی فرشتوں میں ایسی معصومیت بھی ہوتی ہے اس کو سادگی کہا جاتا ہے۔ پس ہم تو ایسے معصوم فرشتوں سے ہاتھ ملائے ہوئے ہیں اور بہت ہی لطف آتا تھا جب حضرت مولوی صاحب اپنا ہاتھ بڑھایا کرتے تھے اور دل میں ایک کھلبلی سی مچ جایا کرتی تھی۔ کیسے کیسے نیک لوگوں سے ہمیں مصافحہ کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔

پس اس کے بعد اب مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس نصیحت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جائے اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے"۔

اب قرآن کریم کو اس نظر سے آپ مطالعہ کر کے دیکھیں تو زندہ کلام ان معنوں میں ہے کہ آج تک وہ ہماری رہنمائی فرما رہا ہے اور اس زمانے کی خبریں اس تفصیل سے بیان کرتا ہے اور ایسی ایسی خبریں بیان کرتا ہے جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ چودہ سو سال پہلے یہ خبریں رسول اللہ ﷺ نے خود بیان کی ہوں جو ایک اُمّی محض تھے اور وہ انتہائی تفصیل سے ایسی خبریں بھی بیان کرتا ہے وہ رسول جو سائنس کے گہرے رازوں پر مشتمل ہیں اور اب جو دنیا کے رازوں سے پردے اٹھائے جا رہے ہیں تو ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کا پہلے سے قرآن کریم نے ذکر نہ کر دیا ہو اور ابھی بہت سے ایسے ہیں جو آئندہ اٹھنے والے پردے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کا دستور ہے کہ مسلسل غیب کو حاضر میں تبدیل کرتا چلا جا رہا ہے جو غیب کی دنیا ہے وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو حاضر کی دنیا ہے۔ اب تک جو کچھ غیب سے حاضر میں تبدیل ہو چکا ہے اس سے بہت زیادہ ہے اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اتنے ہیں کہ ان کا شمار ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر سمندر سیاہی بن جائیں، اور بھی سمندر آ جائیں جو سیاہی بن جائیں اور اس سے خدا تعالیٰ کے کلمات لکھے جائیں تو پھر بھی وہ سیاہی کم ہو جائے گی اور کلمات ابھی باقی بچیں گے۔ تو ایک دوات سے آپ دیکھیں کتنا لکھ لیتے ہیں اور اگر سمندر کی سیاہی ہو اس میں قلم ڈبو ڈبو کے لکھا جائے تو آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کتنا بڑا مضمون تیار ہوگا۔ کروڑوں سال کا مضمون اس میں تیار ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم نے ایک بات جو ہماری فطرتوں میں لکھ دی ہے اس کو بھی کھولنے کے لئے سائنس دانوں کو کتنی نسلیں درکار ہیں۔

جینز (Genes) کے متعلق جو خدا تعالیٰ نے نقش کئے ہوئے ہیں انسانی فطرت میں وہ ایسے ہیں کہ آپ جتنا مرضی سوچ لیں کچھ سمجھ نہیں آتی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یعنی جینز کے اندر یہ بھی بات لکھی ہوئی ہے کہ بچہ پیدا ہو اور ان ان ذرائع سے پیدا ہو۔ پھر اس کے اس وقت دانت نہ نکلیں تاکہ ماں کو تکلیف نہ ہو۔ جب اس کو اچھی طرح عادت پڑ جائے اور وہ ماں کا دودھ چوسے اور اس کو تکلیف نہ پہنچائے تو پھر آہستہ آہستہ اس کے دانت نکلنے شروع ہوں اور پھر وہ عادت جو ہے وہ قائم رہتی ہے۔

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

پھر وہ ماں کو دکھ نہیں دیتا۔ یہ اتنی دیر تک واقعہ ہو پھر وہ بچپن کے دانت سارے جھڑ جائیں، پھر بڑی عمر کے دانت نکلیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جینز میں کیا کیا احکام ہیں جن کے تابع یہ سارے مضمون ہو رہے ہیں۔ ایک مثال کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ اگر ہمارے دانت اُگتے ہیں تو جینز کے اندر جو اگنے کا حکم ہے اس کے تابع اگتے ہیں مگر رکتے کیوں ہیں؟ اگتے کیوں نہیں چلے جاتے؟۔ جب جینز نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ دانت اگاؤ اور دانتوں کو کہا کہ تم بڑے ہوتے چلے جاؤ تو اگر یہ رکنا نہ جانیں تو نیچے کے دانت دماغ کو پار کر جائیں اور اوپر کے دانت ویسے سامنے نیچے لٹک جائیں اور انسان ایک بھیانک چیز بن جائے اور اپنے ہی دانتوں کا شکار ہو جائے۔ لیکن جینز کو یہ حکم ہے کہ کس وقت ان دانتوں میں جتنا اضافہ ہو رہا ہے اتنی ہی کمی بھی ساتھ شروع ہو جائے اور پھر دانتوں کو آگے بڑھنے کا حکم نہیں ہے وہ روک دئے جاتے ہیں۔

یہ مضمون جو ہے وہ انسانی جسم کے ہر حصے پر حاوی ہے اور اتنی تفصیل ہے کہ گھنٹوں درکار ہیں پھر بھی تفصیل پوری نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ سائنس دانوں نے لکھا ہے کہ جینز کے اندر جو مضامین مخفی ہیں اس سے جو ہم نے پردہ اٹھایا ہے ابھی بے انتہاء مضامین ہیں جن سے یہ غیب کا پردہ اٹھنے والا ہے جو اب تک ہو چکا ہے اس کے متعلق بھی اگر ہم بیان کرنا چاہیں یا آپ سمجھنا چاہیں تو دنیا کی بڑی بڑی لائبریریاں بن سکتی ہیں ان کتابوں سے جو اس مضمون کو تفصیل سے بیان کریں۔ اور اللہ کی شان تو عجیب ہے اس کا تو کوئی حساب نہیں ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو یہ فرماتے ہیں کہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور انہی زندہ نشانوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو ایک نشان ہیں جو آج ایک زندہ نشان کے طور پر دنیا کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلامی معجزات کے قصے پرانے ہو گئے، کہانیاں تھیں۔ ان کہانیوں کو حقیقت کی دنیا میں اب پھر دوہرایا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نہیں بلکہ نیک احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کرنے والے ہیں ان کی زندگیوں میں بھی بکثرت نشان عطا ہوتے رہتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ چھان بین کی تو مجھے میرے علم کے مطابق ایک بھی خاندان ایسا نہیں ملا جس کو خدا تعالیٰ نے کوئی نشان نہ دکھائے ہوں۔ ان کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان، اس کے علاوہ بہت سے نشان، یہ بھی مضمون اتنا ہے کہ لامتناہی ہو جاتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام پر غور کریں: "خدا کا زندہ کلام ہے جو نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے تو نئے سرے مردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے"۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴۔۴۷۵)

اب آسمان سے اترنے کا بھی کوئی ایسا مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ حرکت کرتا ہے اوپر سے نیچے کی طرف بلکہ خدا تعالیٰ تو کائنات میں ہر جگہ موجود ہے۔ 'جب آسمان پر سے اترتا ہے' کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا دل خدا کے نزدیک عرشِ بریں بننے کا مستحق ہو جائے اس پر خدا جلوہ گر ہو جاتا ہے اور سب سے بڑا یہی نشان ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان زندہ نصیحتوں پر عمل کرے گی اور وہ دیکھیں گے کہ ان کی تبلیغ، ان کی کوششوں، ان کی دعاؤں سے صدیوں کے مردے قبروں سے نکل کر زندہ ہو رہے ہونگے۔ اللہ کرے کہ یہی ہو اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ آپ اگلے سال کے جلسے میں جو آنے والا ہے اس میں اس قسم کی خوشخبریاں سنیں گے کہ کتنے ہی مُردوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت نے پھر زندہ کر دیا ہے۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 —— FAX: 04504-202

جنرل ضیاء الحق کی مبینہ "اسلامی خدمات"

(محمد محمود طاہر)

پاکستان کے سابق فوجی آمر جنرل ضیاء الحق جس کا دور اقتدار ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۸ء تک پھیلا رہا کی عبرت انگیز موت کے بعد ان کے صاحبزادے اعجاز الحق اپنے کئی ہمنواؤں کے ساتھ ضیاء الحق کی "خدمت اسلام" کے تذکرے کر کے اپنی سیاست چمکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اصل حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے اسلام کی کیا خدمت کی۔ روزنامہ خبریں کے کالم نگار افضال شاہد نے جو کہ "چور دروازہ" کے نام سے مذکورہ اخبار میں کالم لکھتے ہیں۔ اپنے ایک حالیہ کالم کا عنوان "اسلام کی خدمت!" باندھا ہے اور اس میں وہ ضیاء الحق کی "خدمت اسلام" کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"مجھے حیرت ہوئی جب اعجاز الحق نے ایک دینی اجتماع میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ ان کے والد نے اسلام کی خدمت کے سلسلے کو جس موڑ پر لا کر چھوڑا تھا اسے اس سے آگے کوئی بھی لے کر نہیں گیا"۔

میں نے پہلے بھی لکھا ہے کہ ضیاء الحق کے بارے میں اعجاز الحق کا یہ بیان حقائق کے منافی ہے۔ جنرل ضیاء الحق کو اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق تو دور کی بات ہے، وہ پاکستان کی بھی کوئی خدمت نہیں کر سکے بلکہ پاکستان میں رہنے والوں کے لئے طرح طرح کے سنگین مسائل کھڑے کر گئے، ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ آج بھی قوم ان کے نتائج بھگت رہی ہے۔ جنرل مشرف نے حالیہ بیان میں کہا کہ جنرل ضیاء کے دور میں مذہبی منافرت کو سب سے زیادہ فروغ حاصل ہوا۔

اعجاز الحق کو بھی یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ وطن عزیز کو ہیروئن، کلاشنکوف، مذہبی منافرت، لسانی و علاقائی تضادات، لوٹ کھسوٹ اور کرپشن کے "تحفے" ان کے والد ہی نے دئے۔

ان کے والد کے ایک طاقتور صوبائی گورنر کا نام آج بھی دنیا کے ٹاپ ٹین (Top 10) ہیروئن کے سمگلروں کی فہرست میں شامل ہے۔ ایم کیو ایم سے لے کر سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد تک سب ان کے والد کے دئے ہوئے تحفے ہیں۔

اعجاز الحق کو ان معصوم اور بے گناہ پاکستانی بچوں، جوانوں، عورتوں اور بزرگوں کی تعداد کا علم ہے جو ان کے والد کی پھیلائی ہوئی مذہبی منافرت کی وجہ سے امام بارگاہوں، مسجدوں، گھروں، دفتروں اور کلینکوں میں قتل کر دئے گئے۔ کیا عزیزی او جڑی کیمپ کے سانحے کی اصلیت عوام کو بتانا پسند کریں گے؟

کیا اعجاز الحق کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ ان کے والد کے پھیلائے ہوئے "جہاد" کی وجہ سے آج بھی افغانستان قتل گاہ بنا ہوا ہے۔ جہاں ایک کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کو مار کر "جہاد" کر رہا ہے اور عالم اسلام کے دشمن بجا طور پر ہماری ہنسی اڑاتے ہوئے یہ پوچھ رہے ہیں کہ اب ان دونوں میں سے غازی کون اور شہید کون ہے؟"۔

یہ جنرل ضیاء کی محض چند "اسلامی خدمات" کا تذکرہ ہے۔ (روزنامہ خبریں لاہور ۸/مارچ ۲۰۰۰ء)

☆......☆......☆

اسی طرح پاکستان کے ممتاز صحافی اور دانشور منہاج محمد خان المعروف منہاج برنا جو کہ معروف سیاستدان معراج محمد خان کے بھائی ہیں اور پاکستان میں آزادیٔ صحافت کے لئے طویل جدوجہد کی ہے وہ جنرل ضیاء الحق کے دور کو آزادی صحافت کے حوالے سے تاریخ کا سیاہ ترین دور قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے حالیہ انٹرویو میں کہتے ہیں:

"اس دور (یعنی ضیاء کے دور میں۔ ناقل) میں پاکستان کی تاریخ کی بدترین سنسر شپ عائد کی گئی۔ متعدد پریس دشمن اقدامات کئے گئے اور یہ انتہا کی گئی کہ جس قرآنی آیت اور حدیث کو حکومت کے خلاف تصور کیا جاتا اسے بھی سنسر کر دیا جاتا تھا"۔

منہاج برنا جنرل ضیاء الحق کو اسلام کے نام پر آمریت قائم کرنے اور ہر قسم کی کرپشن کو جائز قرار دینے کا مجرم تصور کرتے ہیں"۔

(روزنامہ جنگ لاہور، سنڈے میگزین ۱۲/مارچ ۲۰۰۰ء)

یہ ہے اس شخص کا اصلی کردار جس سے گاہے بگاہے دانشور پردہ اٹھاتے اور اسے بے نقاب کر کے لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ یقیناً اس میں اہل بصیرت کے لئے عبرت کا سامان ہے۔

بقیہ: ضیاء الحق کا دور آمریت از صفحہ ۱۳

اپنے قاتلانہ اعمال کی بنا پر مقدر کی ایک پھبتی تھی"۔ (صفحہ ۴۳۹)

مزید برآں لکھتے ہیں:

"بنیاد پرستی کا وہ نظریہ جس کا سرپرست سعودی عرب ہے اور وہ نظریہ جو خمینی ازم کہلاتا ہے پاکستان کے بہتر تعلیم یافتہ لوگوں میں پھل پھول نہیں سکتا۔ لوگوں کی اب اس دلیل سے تسلی نہیں ہوتی کہ انہیں اگلے جہان میں بہت کچھ ملے گا۔ ضیاء نے اسی بنیاد پر حکومت کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا انجام جہاز کے ایک خوفناک دھماکہ کی صورت میں برآمد ہوا۔

ہمارے مسائل بنیادی طور پر معاشی ہیں نہ کہ مذہبی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارا مذہب اسلام ہے لیکن قائداعظم نے پاکستان کے لئے تھیوروکریسی کا انتخاب نہیں کیا تھا"۔ (صفحہ ۲۹۱)

تحریک "وقف نو" سے متعلق چند ضروری گذارشات

جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک وقف نو میں اپنے بچوں کو شامل کرنا چاہتے ہوں اُن کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلی ہدایات شائع کی جارہی ہیں۔

(۱)...... تحریک وقف نو میں شمولیت کے لئے لازمی ہے کہ والدین بچوں کی ولادت سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔ بچوں کی ولادت کے بعد دی جانے والی وقف کی درخواستوں کو منظور نہیں کیا جاتا۔

(۲)......ایسے احباب جنہوں نے ولادت سے قبل وقف کی منظوری حاصل نہ کی ہو اُنکی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کی درخواستیں وقف نو کے لئے نہ بھجوائیں بلکہ اُن کے وقف کے لئے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کر کے وقفِ اولاد کے تحت کاروائی کریں۔

(۳)......مقامی، ضلعی اور نیشنل سیکرٹریانِ وقف نو کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بچوں کو اُس وقت تک اپنی لسٹ میں شمار نہ کیا کریں جب تک والدین ان کو وکالتِ وقفِ نو یا شعبہ وقفِ نو مرکزیہ کی طرف سے تحریری منظوری کا خط نہ دیں۔

(۴)...... بعض والدین سمجھتے ہیں کہ وقف کے لئے صرف مقامی جماعت میں اطلاع کرنا کافی ہے۔ وقف نو میں شمولیت کے لئے مناسب طریق یہ ہے کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کرنے کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں خود تحریری طور پر وقف کی درخواست بھجوائیں۔

(۵)...... بعض احباب اپنے رشتہ داروں، عزیزوں یا دوستوں کے بچوں کے وقف کے متعلق درخواست بھجواتے ہیں کہ وہ فلاں کو وقف کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہوتا کہ آیا والدین کی بھی خواہش ہے کہ نہیں۔ درست طریق یہ ہے کہ وقف کی درخواست والدین خود بھجوائیں اگر خود نہ لکھ سکتے ہوں تو درخواست ان کی طرف سے ہونی چاہیے۔

(۶)......درخواست بھجواتے وقت بعض احباب مکمل کوائف درج نہیں فرماتے اور بعض صورتوں میں پتہ حتیٰ کہ شہر یا ملک کا نام بھی درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے ایسے خطوط پر کارروائی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اگر شہر یا ملک کا نام لکھا ہو تو جواب بتوسط امیر صاحب یا مشن ہاؤس بھجوایا جاتا ہے جس میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اِس قت شعبہ وقف نو کے پاس بہت سے ایسے خطوط پڑے ہوئے ہیں جن پر کوئی پتہ درج نہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی گذارش ہے کہ لفافہ کے باہر پتہ لکھنے کی بجائے اندر خط پر پتہ تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔

وقف نو کی درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف ضرور بھجوائے جائیں:

(ا)...... بچہ / بچی کے والد کا نام

(ب)...... بچہ / بچی کے دادا کا نام

(پ)...... بچہ / بچی کی والدہ کا نام

(ت)...... گھر کا مکمل پتہ جس پر جواب بھجوایا جاسکے۔

ربوہ کے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے دفاتر یا بیوت الحمد کا پتہ لکھنے کی بجائے اپنے گھر کا پتہ درج فرمایا کریں تاکہ انہیں براہ راست گھر کے پتہ پر جواب ارسال کیا جاسکے۔ بعض عہدیداران صرف اپنا عہدہ لکھنا کافی سمجھتے ہیں اور اکثر مربیان اپنا پتہ لکھنے کی بجائے صرف مربی سلسلہ لکھ دیتے ہیں جو کافی نہیں۔ ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(۷)...... بعض احباب فوری طور پر خط کا جواب یا حوالہ نمبر چاہتے ہیں۔ اِس ضمن میں عرض ہے کہ بڑھتے ہوئے کام اور کارکنان کی کمی کی وجہ سے فوری جواب دینا ممکن نہیں۔ نوٹ فرمالیا جائے کہ خطوط کا جواب باری آنے پر ضرور دیا جاتا ہے۔

(۸)......وقف نو کے ضمن میں اگر فوری رابطہ کی ضرورت ہو تو خاکسار کے ساتھ مندرجہ ذیل ٹیلی فون اور فیکس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

(020) - 8992-0843

اس فیکس نمبر پر وقف کی درخواست بھی بھجوائی جاسکتی ہے۔

(۹)...... بعض احباب فیکس کے ذریعہ وقف نو کے فارم بھجوائے جانے کی درخواست کرتے ہیں اور صرف اپنا فیکس نمبر درج کرتے ہیں اور پتہ درج نہیں فرماتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ فارم فیکس کے ذریعہ نہیں بھجوائے جاسکتے اور پتہ درج نہ ہونے کی وجہ سے ایسے خطوط پر کاروائی نہیں ہوسکتی۔

(۱۰)...... شعبہ وقف نو مرکزیہ لنڈن سے جو حوالہ نمبر ارسال کیا جاتا ہے اسے سنبھال کر رکھا جانا چاہئے۔

بعض احباب بار بار حوالہ نمبر کی درخواست کرتے ہیں جس سے شعبہ ہذا کا کام بڑھ جاتا ہے اور ڈاک کا خرچ الگ ہوتا ہے۔ بعض احباب حوالہ نمبر کے لئے صرف یہ لکھ دیتے ہیں کہ انکے یا فلاں عزیز کے بچے کا حوالہ نمبر بھجوادیا جائے مگر کسی قسم کے کوائف درج نہیں کرتے۔ بغیر معین کوائف کے ہزارہا بچوں میں سے اور ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے حوالہ نمبر بھجوانا ممکن نہیں اس لئے ان کو لکھنا پڑتا ہے کہ کوائف مکمل کریں تاکہ حوالہ نمبر تلاش کیا جاسکے جس سے کام بڑھ جاتا ہے اور تاخیر بھی ہوتی ہے۔ حوالہ نمبر کے حصول کے ضمن میں یہ بھی درخواست ہے کہ حوالہ نمبر کے لئے براہ راست انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) یا وکالتِ وقفِ نو (ربوہ) سے رابطہ کیا جائے۔

(۱۱)...... بعض احباب حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھے جانے والے اپنے خطوط میں وقف نو کی درخواست کے ساتھ ساتھ بہت سی دوسری باتیں بھی درج کر دیتے ہیں مثلاً نسخہ جات کی درخواست، تبلیغی مساعی وغیرہ جن کی وجہ سے انکا خط مختلف شعبہ جات سے ہوتا ہوا بہت دیر کے بعد شعبہ وقف نو کو موصول ہوتا ہے اس لئے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر آپ وقف نو کے خط کا جواب جلدی چاہتے ہوں تو وقف نو کی درخواست میں دیگر امور کا ذکر نہ کیا جائے۔

(۱۲)......جو احباب اپنے خطوط بتوسط پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ بھجواتے ہیں انہیں نوٹ کر لینا چاہئے کہ ان کے خطوط لندن دستی ڈاک سے آتے ہیں بعض اوقات ایسے خطوط کئی ماہ کی تاخیر سے شعبہ وقف نو کو موصول ہوتے ہیں انکے جواب میں اسی نسبت سے تاخیر ہوتی ہے۔

(۱۳)...... پتہ تبدیل ہونے کی صورت میں نہایت ضروری ہے کہ شعبہ وقف نو لندن یا وکالت وقف نو ربوہ کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کیا جائے۔ شعبہ وقف نو لندن کا پتہ مندرجہ ذیل ہے

Waqf-e-Nou Department (central)

16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL U.K.

(۱۴)...... بعض سیکرٹریان وقف نو ایک اجتماعی لسٹ میں واقفین کا نام برائے منظوری بھجوا دیتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ والدین انفرادی طور پر وقف کی درخواستیں بھجوائیں۔

(۱۵)......وقف نو میں منظوری کے بعد والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری وقف نو سے رابطہ کر کے انہیں اپنے کوائف سے آگاہ کر کے وقف نو کے پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں۔

(۱۶)......وقف نو کے ضمن میں بہت سا لٹریچر نصاب وقف نو، اردو کے قاعدہ جات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پانچ خطبات شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنی مقامی یا مرکزی جماعت سے حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیا جائے اور جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ ان کتب کے لئے شعبہ وقف نو لندن کو نہ لکھا جائے۔

(ڈاکٹر شمیم احمد۔ انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ، لندن)

بقیہ: مجلس سوال وجواب از صفحہ ۱۲

سوال: آپ کو قرآن کریم کے علاوہ کونسی کتاب اچھی لگتی ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

قرآن کریم کے بعد جو مختلف مذاہب کی کتب ہیں ان کی وہ چیزیں اچھی لگتی ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اور جو بے شمار دنیا کی دوسری کتابیں ہیں ان میں اچھی بھی ہیں اور بری بھی ہیں۔ پڑھنے کے بعد پتہ لگتا ہے کہ کون سی اچھی ہے کون سی بری۔

☆......☆......☆

سوال: کیا ہمیں عربی سیکھنی چاہئے؟

جواب: حضور نے فرمایا: جس کو توفیق ہو اسے عربی سیکھنی چاہئے بڑی اچھی بات ہے۔ اگر بچپن سے سکھائی جائے تو بڑی اچھی بات ہے۔ قرآن کریم عربی میں ہے۔ جو زبان قرآن کریم کی ہے جہاں تک ہو سکتا ہے اس پر عبور حاصل کرنا چاہئے تاکہ Directly قرآن کریم کا معنی پتہ چل جائے۔

☆......☆......☆

سوال: کیا اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ایک ہے تو پھر وہ کیسے پاکستان میں بھی ہے اور یہاں بھی؟

جواب: حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ تو ہر جگہ ہے۔ یہ ثابت کرنا کوئی مشکل نہیں ہے مثلاً ٹیلی ویژن کا پیغام جو ساری دنیا میں پھرتا ہے وہ بیک وقت پاکستان میں بھی ہوتا ہے اور یہاں بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی ہوتا ہے، امریکہ میں بھی ہوتا ہے، کینیڈا میں بھی ہوتا ہے۔ جب یہ چیزیں ہر جگہ ہو سکتی ہیں جو ہمیں نظر ہی نہیں آتیں تو اللہ تعالیٰ بھی ہر جگہ ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ تم خدا کے متعلق نہیں سوچ سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اللہ ہی خالق ہے، باقی سب مخلوق ہیں۔ تو خالق اور مخلوق الگ الگ ہوتے ہیں۔ مخلوق خالق کو سمجھ نہیں سکتی۔

☆......☆......☆

سوال: جب سورج سر پر ہوتا ہے تو اس وقت نماز کیوں نہیں پڑھتے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اس لئے کہ عموماً مشرک یہ کیا کرتے تھے۔ بہت سے مشرکوں کا رواج تھا کہ سورج نکل رہا ہو یا سورج ڈوب رہا ہو یا سر پر ہو اس وقت وہ اپنی عبادت کرتے تھے تو مسلمانوں کو اس شرک سے بچانے کے لئے حکم دیا۔ فرمایا جب سورج ڈوبے یا چڑھے یا سر پر ہو تو مشرکوں کی طرح اس وقت نہ عبادت کیا کرو۔

آخر پر حضور نے فرمایا: اب وقت ہوگیا ہے ماشاء اللہ چھوٹے بچوں کے بڑے اچھے اچھے پیارے پیارے سوال ہوتے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ السلام علیکم

بقیہ: نائجیریا کا جلسہ سالانہ از صفحہ ۱۶

اندازہ ہوتا تھا کہ جماعت کا پیغام خدا تعالیٰ کے فضل سے دور دور تک پہنچ رہا ہے۔

بعض نو مبایعین نے اپنے احمدی ہونے کے واقعات اور احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ جن مشکلات میں سے گزرے ان کا ذکر کیا۔ ایک پادری جو جماعت میں داخل ہوا کہنے لگا کہ اگرچہ میں اسلام کی خوبیوں کا قائل تھا لیکن فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کس مسلمان جماعت میں شامل ہوں۔ جونہی جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا دل مطمئن ہو گیا کہ ہاں یہی جماعت ہے جس میں شامل ہونا چاہئے۔ اس نے اپنا چرچ بھی جماعت کو دے دیا ہے اور اب وہاں مسجد بنانے کا پروگرام ہے۔ دوران جلسہ پنجگانہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے علاوہ خصوصیت سے باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی جاتی رہی اور درس قرآن وحدیث اور مختلف تقاریر کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے بہت مفید اور کامیاب رہے۔

جلسہ کے سٹیج پر دائیں حبیب احمد صاحب مشنری انچارج نائجیریا۔ مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا (نمائندہ حضور انور) بائیں الحاجی ایم ایم بیتانو، امیر نائجیریا

افسر جلسہ سالانہ مکرم الحاج احمد الحسن صاحب کی نگرانی میں تمام شعبہ جات نے خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دئے۔ بک سٹال اور تصاویر کی نمائش احباب کے لئے دلچسپی کا موجب بنی رہی۔

اختتامی تقریر میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے گولڈن جوبلی جلسہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام پہنچایا اور خصوصیت سے برکات خلافت کے مضمون کو احباب کے سامنے رکھتے ہوئے اس بابرکت نظام سے گہری وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔

الحمدللہ کہ جماعت نائجیریا میں بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ تبلیغ و تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ اس جلسہ سے رخصت ہوئے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی برکات کو دائمی فرمادے اور جماعت احمدیہ نائجیریا دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔

مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کامیاب حفاظ کو سندات عطا کر رہے ہیں

گورنر آف لیگوس سٹیٹ کی اہلیہ، لجنہ کے اجتماع سے مخاطب ہیں

سائنس کارنر

مرتبہ: ہدایت زمانی لندن

ہیلو! ہیلو! لاس اینجلیز آپ کا گھر آپ کو بلا رہا ہے

لاس اینجلیز (Los Angelese) امریکہ کے پراپرٹی ڈیلرز نے حال ہی میں ۹۷ نئے تعمیر شدہ گھروں کی نمائش کی ہے جو ساحل سمندر پر واقع ہیں اور جن کی قیمت 6.3 ملین پونڈ سے شروع ہوتی ہے۔ یہ گھر بے شمار نادر چیزوں سے آراستہ ہیں مثلاً اگر فریزر کا درجہ حرارت کسی وجہ سے بڑھ جائے اور اس میں موجود مشروبات اور دیگر اشیاء کے خراب ہونے کا ڈر ہو تو یہ آپ کو ٹیلیفون کر کے صورت حال سے آگاہ کر دے گا، چاہے آپ دنیا میں کسی جگہ بھی ہوں۔ اسی طرح آپ کی غیر حاضری میں پھولوں اور پودوں کو وقت پر پانی دے گا۔ اس وقت تک پانچ ہزار لوگوں نے ایسے گھروں کو خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ یہ گھر چار مختلف سٹائلز میں بنائے گئے ہیں جو یہ ہیں

(۱)...... انگریزی کنٹری سٹائل جو پائن کے فرنیچر سے آراستہ ہوگا۔

(۲)...... Tuscan Villa سٹائل۔

(۳)...... فرنچ ریجنسی سٹائل۔

(۴)...... نیویارک Pent-House سٹائل۔

سب گھروں میں نہانے کا تالاب اور ورزش کرنے کے لئے Gym بنائے گئے ہیں۔ اس بات کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ جب دروازے کی گھنٹی بجے تو میوزک خود بخود بند ہو جائے۔ گیراج کا دروازہ بھی خود بخود کھل سکے۔ نیز تالاب کے درجہ حرارت کو کنٹرول کیا جا سکے گا۔

ایک بٹن دبائیں تو فرج میں رکھی ہوئی تمام اشیاء کی تفصیل سکرین پر آجائے گی۔ پورے مکان میں ہر کمرے میں سیکورٹی کے لئے جا بجا کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔ یہ سارے کام گھر میں سنٹرل کمپیوٹر کی مدد سے کئے جا رہے ہیں جسے ہوم ڈائریکٹر کا نام دیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

اصلی اولمپک سپورٹس میٹیریل خریدنے نقالوں سے بچئے

آسٹریلیا نے اولمپک کھیلوں کے سامان میں دھوکہ دہی کو روکنے کے لئے DNA کا استعمال کیا ہے اور ایسا انتظام کیا ہے کہ اولمپک کے ہر قسم کے کھیل کے سامان مثلاً کرکٹ کے بلے، گیند، اور پارچات وغیرہ پر خفیہ مہر لگائی جائے گی جو عام دکھائی نہیں دے گی مگر سکینر (Scaner) کی مدد سے اس کو دیکھا جا سکتا ہے اور یہ سکینر عام ریموٹ کنٹرول سے بڑا نہیں ہوگا۔ اس سے گاہک کو یہ یقین ہو جائے گا کہ مال اصلی ہے یا نقلی۔ مہر لگانے کے لئے سیاہی قسم کی جو چیز استعمال ہوگی اس کو تیار کرنے کے لئے کسی گمنام اتھلیٹ کے تھوک کو استعمال کیا جائے گا اور چونکہ انسانی Genome میں اندازاً تین بلین Base Pairs ہوتے ہیں اور اتنے بڑے جینیٹک اتصال (Genetic Combination) میں صرف چند ایک کو استعمال کیا جاتا ہے اس لئے کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس قسم کی سیاہی تیار کر سکے اور نقالی کر سکے۔ نقالی سے بچنے کے لئے پہلی مرتبہ یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ یہ نمبر الفضل انٹرنیشنل کے لفافے کے اوپر آپ کے ایڈریس کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ (مینیجر)

بقیہ: مسیح کی آمد ثانی از صفحہ نمبر ۴

فریق کو سچا سمجھتے ہیں؟ اگر یہودیوں کو سچا سمجھا جائے تو پھر نہ ابھی تک ایلیا موعود نازل ہوا ہے اور نہ یسوع مسیح ہی آیا ہے۔ جس شخص نے یسوع مسیح بننے کا دعویٰ کیا وہ کذاب بلکہ اکذب قرار پاتا ہے۔ مسیح کے آنے کے لئے پہلے ایلیا کے آنے کی انتظاری کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح سچے ہیں اور ان کا فیصلہ صحیح اور واجب العمل ہے تو عیسائی پابند ہیں کہ وہ طوعاً و کرہاً اس بات پر ایمان لائیں کہ کسی شخص کے دوبارہ نزول سے مراد اس کا بروز ہوتا ہے جو اس کے رنگ و اخلاق پر نازل ہوتا ہے۔

ہائے افسوس! آج عیسائی بھی یہودی ہو گئے۔ اور ان کے نقش قدم پر چل کر حق سے آنکھیں بند کر کے مسیح موعود کا اسی بنا پر انکار کرنے لگ گئے کہ دوبارہ نزول مسیح سے مراد اسی مسیح کا آنا ہے۔ جیسا یہودیوں میں دوبارہ نزول ایلیا سے مراد اسی ایلیا کا آنا سمجھا جاتا تھا اور جس کو یسوع مسیح نے غلط اور باطل قرار دیا عیسائیوں نے بھی وہی راہ اختیار کر لی ہے کہ جس نے یہودیوں کو سیدھے جہنم میں ڈالا تھا۔ اور وہ راہ حق جو یسوع مسیح نے بیان کی تھی اس پر عمل نہیں کرتے۔

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ

اطفال الاحمدیہ کی

مجلس سوال وجواب

(۲۶؍ جنوری ۲۰۰۰ء)

(۲۶؍ جنوری ۲۰۰۰ء کو چند احمدی اطفال نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایم ٹی اے لندن کے سٹوڈیو میں ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اس مجلس میں اپنے معصومانہ انداز میں کچھ سوالات دریافت کئے۔ ہمیں امید ہے کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ ان مجالس کو براہ راست دیکھ اور سن کر بھرپور طور پر فیضیاب ہوتے ہونگے۔ تاہم ریکارڈ کی غرض سے نیز ایسے احباب کی سہولت کے لئے جو کسی وجہ سے اصل پروگرام کو دیکھ اور سن نہیں سکے ذیل میں اس نہایت مبارک، دلچسپ، مفید اور معلوماتی مجلس سوال وجواب میں پوچھے جانے والے سوالات میں سے بعض سوال مع جوابات ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے)۔ (ادارہ)

☆......☆......☆

سوال: وہ کون سی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: دعا تو موقع اور حال کے مطابق جو بھی اچھی ہو وہ اللہ کو پسند آتی ہے۔ اور کچھ دعائیں ہیں جو نبیوں نے کی ہوئی ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے تو وہ اللہ کو پسند ہوں گی تو اللہ نے قرآن میں ان کا ذکر کیا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جو بچے معذور پیدا ہوتے ہیں اور پوری زندگی دوسروں کے محتاج رہتے ہیں تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: ان کا تو کوئی قصور نہیں ہے لیکن یہ ایک الگ قانون ہے۔ کسی نہ کسی بچے کو تو معذور ہونا ہی ہے۔ کیونکہ اللہ نے کچھ اصول مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اگر ان کے مطابق نہ چلا جائے تو جینز (Genes) میں کچھ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے بچے معذور ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بھی ماں باپ کا امتحان ہے اور رشتہ داروں کا کہ کس طرح وہ صبر سے برداشت کرتے ہیں۔ جہاں تک بچوں کا تعلق ہے ان کو اللہ اگلی دنیا میں Compensate کر دے گا۔

☆......☆......☆

سوال: کیا یہ سچ ہے کہ اگر مچھلی کھانے کے بعد دودھ پیا جائے تو جلد سفید ہونے والی بیماری ہو جاتی ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: یہاں کتنے لوگ مچھلی کھاتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں۔ سارے یورپ میں مچھلی کھا کے دودھ پیتے ہیں۔ ان کو تو کوئی نہیں یہ بیماری ہوتی۔ ان کی Skin (جلد) ویسے ہی سفید ہے مگر یہ بیماری اگر ہو تو اور بھی Skin پر اثر پڑ جاتا ہے، پتہ لگ جاتا ہے۔ تو یہ وہم ہے۔

ہمارے پاکستان، ہندوستان میں یہ خیال تھا کہ دو مچھلیاں ایسی ہیں جن کے بعد یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ وہ معین مچھلیاں تھیں اب مجھے ان کا نام یاد نہیں رہا مگر کہا کرتے تھے کہ ان کے بعد دودھ نہ پیؤ۔ میں نے تو ہمیشہ ہی مچھلی کے بعد دودھ پیا ہے اور بچوں کو بھی پلاتا رہا ہوں، کسی کو بھی یہ بیماری نہیں ہوئی۔ اس لئے آپ بے شک پی لیا کریں۔

☆......☆......☆

سوال: دن میں پانچ نمازیں ہیں، زیادہ یا کم کیوں نہیں ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: اگر چھ ہوتیں تو پھر آپ یہ سوال کرتے کہ چھ کیوں ہیں۔ کوئی تعداد ہونی تھی نا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تعداد جو ہے یہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کرنی تھی جو بھی تعداد مقرر کرتے آپ نے کہہ دینا تھا یہ کیوں ہے زیادہ کیوں ہے یا کم کیوں نہیں۔ لیکن اصل حکمت میں آپ کو بتاتا ہوں۔ دن کے پانچ ایسے حصے ہیں جن میں انسان مہذب اور امیر قومیں جسم کی خوراک کا انتظام کرتی ہیں۔ صبح ناشتہ کرتے ہیں نا؟ سکول میں ریفریشمنٹ ٹائم۔ پھر لنچ ہوتا ہے پھر Tea ہے پھر ڈنر (Dinner) ہے۔ پانچ کھانے ہیں نا پکے۔ تو یہ اس طرح کا روحانی کھانا ہے۔ نماز پانچ دفعہ روح کو غذا دیتی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: رسول کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تھے آپ کا مذہب کیا تھا؟

جواب: حضور نے فرمایا: وہی جو سب بچوں کا مذہب ہوتا ہے۔ فطرۃ اللہ اور آپ کا جو پیدائش کا مذہب تھا وہ آخر تک نہیں بدلا۔ آپ کی اللہ نے حفاظت فرمائی اور آپ جیسے بچے پیدا ہوئے تھے ویسے ہی آخری عمر تک اسی طرح معصوم رہے۔ جبکہ باقی بچوں کا مذہب بدل جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: اللہ میاں نے قرآن کریم میں اپنے آپ کو 'ہم' کہہ کر کیوں مخاطب کیا ہے جبکہ وہ ایک ہے؟

جواب: "ہم" جو لفظ ہے یہ عظمت کے لئے ہوا کرتا ہے۔ "ہم یہ کام کریں گے" ۔ یہ عام زبانوں میں بھی محاورہ ہوتا ہے۔ یوپی والے اکثر لوگ اپنے آپ کو "ہم" کہتے ہیں۔ "ہم" بڑائی کا نشان ہے اکیلا آدمی جب "ہم" کہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ "جمع" ہو جاتے ہیں۔ یہاں بھی ملکہ یا بادشاہ جب وہ سٹیٹ ایڈریس دیتے ہیں تو اپنے آپ کو "I" کی بجائے "We" کہتے ہیں تو یہ قرآن کا محاورہ ہے کہ جب کلام میں بہت عظمت ہو اور یہ بتانا ہو کہ میرے ساتھ ساری کائنات ہے تم میری مرضی کو بدلا نہیں سکتے پھر اس وقت خدا اپنے آپ کو "ہم" کہتا ہے ورنہ اکثر جگہ "میں" کہتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: نماز پڑھنے کے لئے ٹوپی پہننا ضروری ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: سر ڈھانپنا ضروری ہے ۔ ٹوپی ضروری نہیں ہے۔ پگڑی سے ڈھانپیں یا کپڑے سے ۔ بے شک رومال باندھ لیں لیکن سر ڈھانپنا ضروری ہے کیونکہ جائے ادب ہوتی ہے خدا کے دربار میں جاتے ہو۔ یہ دینی رواج ہے کہ کسی بڑے کے سامنے جاؤ تو سر ڈھانپ کے جاؤ۔

☆......☆......☆

سوال: وضو کیوں ضروری ہے؟

جواب: وضو اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی آپ خدا کے حضور جائیں تو بدن بالکل پاک وصاف ہو اور وہ حصے خاص طور پر جو عموماً گندے ہوتے رہتے ہیں، کھانے سے ہاتھ منہ گندا ہو جاتا ہے، چہرے پہ بھی داغ لگ جاتا ہے، چلنے سے پاؤں گندے ہو جاتے ہیں تو یہ سارے اعضاء جو روزمرہ کے کام میں گرد آلود ہوتے رہتے ہیں یا گندے ہوتے رہتے ہیں ان کو آپ صاف کر لیتے ہیں پھر مسح کرتے ہیں۔ ان سے پھر سکون آجاتا ہے۔ پیچھے ہاتھ پھیرتے ہیں تو طبیعت یکسوئی کے ساتھ خدا کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے وضو کے بہت فوائد ہیں۔ بلکہ ہر وضو کے ساتھ رسول اللہ ﷺ مسواک بھی کیا کرتے تھے۔ اگر آپ لوگ مسواک بھی کر سکیں تو یہ بہت اچھی عادت ہے۔ مسواک کرو گے تو دانت اچھی طرح صاف ہو جائیں گے۔

☆......☆......☆

سوال: دنیا کی کونسی شخصیت حضور کو سب سے اچھی لگتی ہے اور کیوں؟

جواب: حضور نے فرمایا: شخصیت تو رسول اللہ ﷺ کی سب سے اچھی لگتی ہے۔ اس میں تو یہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں کہ کیوں؟ جس کو خدا نے اپنے لئے چن لیا، جس نے اتنے احسان ہم پر کئے ہیں کہ ہم قیامت تک ان کو شمار ہی نہیں کر سکتے وہی سب سے اچھی شخصیت ہے۔

☆......☆......☆

سوال: صرف عشاء کی نماز میں وتر کیوں ہوتے ہیں اور اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: عشاء کی نماز میں تو کوئی وتر نہیں ہوتے۔ تہجد کی نماز میں وتر ہوتے ہیں اور جو لوگ تہجد نہ پڑھ سکیں وہ عشاء کے بعد وتر پڑھتے ہیں۔ اصل جو وتر ہے وہ تہجد کے وقت ہونا چاہئے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ نے نظام وتر فرض نمازوں میں بھی رکھا ہوا ہے اور نفلی نمازوں میں بھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور اسے وتر پسند ہے۔ اب جتنی فرض نمازیں ہیں ان میں مغرب کی نماز میں تین رکعتیں ہیں۔ کسی اور نماز میں تین رکعتیں نہیں ہیں۔ یا چار یا دو۔ تو تین جو ہے وہ ساری نمازوں کو وتر بنا دیتی ہے۔ اور نوافل کا نظام جو ہے اس میں وتر کی وجہ سے سب نوافل دو دو اور چار چار پڑھے جاتے ہیں مگر جب ایک پڑھتے ہیں تو وہ اس کو وتر بنا دیتے ہیں۔ تو یہ بڑی گہری حکمت والی تعلیم ہے قرآن کریم کی یونہی نہیں ہے۔ باقی کسی مذہب میں ایسی گہری حکمتیں نہیں ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: قرآن مجید میں سجدہ کیوں آتا ہے اور کیسے ادا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: قرآن کریم میں جو سجدہ آتا ہے اس کا بعض دفعہ مضمون خود بتا دیتا ہے کہ یہاں سجدہ کرنے کی طرف طبیعت مائل ہو رہی ہے اور سجدے کچھ رسول اللہ ﷺ نے خود مقرر فرمائے تھے کہ یہاں سجدہ کرنا چاہئے۔ کچھ بعد کے علماء نے سجدے تجویز کئے ۔ تو جہاں تک سجدے کا تعلق ہے اگر زمین صاف ہو اور پاک ہو اور سجدہ آجائے تو وہاں سجدہ کر لینا ٹھیک ہے ۔ لیکن اگر گندی جگہ ہو اور زمین صاف نہ ہو تو انسان گھر جا کے سجدہ کر سکتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: کہتے ہیں کہ جس نے صرف کلمہ پڑھ لیا وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: کلمہ پڑھو اور کلمے کے تقاضے پورے کرو۔ اصل میں ایک حدیث کو نہ سمجھنے کی وجہ سے انہوں نے یہ بات کہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ صرف سارے کلمے کی بات نہیں کی بلکہ یہ فرمایا کہ "من قالَ لَاالٰه اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّة" کہ جس نے بھی لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کو آپؐ نے یہ فرمایا۔ آپؓ نے گلیوں میں یہ اعلان کرنا شروع کر دیا۔ جس نے بھی لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا وہ جنت میں چلا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے سن لیا تو ان کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے

THOMPSON & CO SOLICITORS

We are pleased to announce that

we have moved to our

new premises

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Contact

Anas Khan-Solicitor

Tel: 020 8333 0921+ 020 8488 2156 +

020 8767 5005 - Fax: 020 8871 9398

کہ یارسول اللہ آپؐ نے یہ کہا تھا؟۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا۔ آپؐ نے کہا لوگوں کو تو غلط فہمی ہو جائے گی، نمازیں چھوڑ دیں گے، نیک کام چھوڑ دیں گے، ان کو اس کلام کی گہری حکمت نہیں پتہ چلے گی۔ تو آپؐ نے یہ اعلان بند کروادیا۔ جب "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں" کہیں تو اس میں ساری نیکیاں آجاتی ہیں یہ انسان کی زندگی کا خلاصہ ہے۔

☆......☆......☆

سوال: نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے لیکن اگر کوئی بچہ نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: بچے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ گزرے۔ نماز میں تھوڑی سی Disturbance ہوتی ہے مگر پھر بھی نماز تو ٹھیک ہی رہتی ہے۔ بعض لوگ اس بات پر آگے سے گزرنے والے پر بہت زیادہ تشدد کرتے ہیں۔ قادیان میں ہمارے مہدی حسن صاحب ہوا کرتے تھے وہ دوہتڑ مارا کرتے تھے۔ اتنی زور سے چپیڑ مارا کرتے تھے کہ بچہ بے چارہ بہت دور جاکے گر پڑتا تھا۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں غلطی سے میں نے بھی ان سے تھپڑ کھایا ہوا ہے۔ تو یہ مطلب نہیں ہے کہ تھپڑ مارو۔ تھپڑ مارنے سے تو زیادہ نماز خراب ہوتی ہے۔ بلکہ ہلکا سا اشارہ کر کے یوں روک دینا چاہئے۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: ہندو لوگ مُردے کیوں جلاتے ہیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: صرف ہندو لوگ نہیں جلاتے یہاں انگریز بھی جلاتے ہیں۔ آگ میں جلا کر ان کو بالکل خاک بنا دیتے ہیں۔ ہندوؤں میں جلانے کی رسم میرا خیال ہے یہ اس زمانے میں شروع ہوئی جبکہ مردے سے آگے وبائیں پھیلنے کا خطرہ ہوا کرتا تھا۔ اس کو وہ جلا دیا کرتے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ رسم آگ چل پڑی۔ اور آج کل تو جو بے خدا لوگ ہیں جن کا کوئی دین ایمان نہیں وہ تو بعض دفعہ وصیت کرتے ہیں کہ ہماری لاش کو جلادینا اور ایک ڈبیہ میں اس کی خاک آجائے تو لوگ ڈبیہ دفن کر دیتے ہیں۔ دفناتے تو ہیں مگر جلانے کے بعد۔ جلی ہوئی ہڈیاں دفنا دیتے ہیں۔ دفنانے سے تو کوئی گریز نہیں ہے۔ سب مذاہب میں دفنانے کا تصور پایا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: اللہ میاں نے کیوں اتنے زیادہ مذاہب بنائے ہیں صرف اسلام کیوں نہ بنایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر مذہب بنیادی طور پر اسلام ہی ہے۔ ہر مذہب کا ڈھانچہ ایک ہی ہے۔ قرآن کریم میں ایک سورۃ البیّنہ ہے جس میں اس بات کی تفصیل ہے کہ ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ خدا ایک ہے، غریبوں کی مدد کرو، عبادت کرو اخلاص کے ساتھ، صرف اللہ کی عبادت کرو۔ تو یہ بنیادی ڈھانچے جو ہیں یہ سب مذاہب کے ایک ہی ہیں مگر پھر جب Grow کرتے ہیں پھر اور چیزیں بنتی چلی جاتی ہیں اب انسانی زندگی کا ابتدائی ڈھانچہ بھی ابتدائی جانوروں کا ڈھانچہ ہی ہے۔ وہ بڑھتا گیا ملمع کاری ہوتی گئی ان پہ اور چیزیں سجتی گئیں یہاں تک کہ مکمل خوبصورت انسان بن گیا تو اسلام اس لحاظ سے انسان کی تکمیل کا مذہب ہے جس میں مذہب مکمل ہو گیا۔

☆......☆......☆

سوال: میں وقف نو بچہ ہوں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: وقف نو کے لئے مختلف رسالے بنے ہوئے ہیں۔ بچوں کے لئے مختلف پمفلٹس ہیں اس کے علاوہ ہر جگہ وقف نو کے مربی مقرر ہوئے ہوئے ہیں۔ وہ وقف نو بچوں کی تربیت کے لئے اجلاس بھی کرتے ہیں، ان کو تربیت دیتے ہیں اس میں دلچسپی سے حصہ لیا کریں تو آپ کی اچھی تربیت ہو گی۔ ماں باپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے وقف نو بچوں کی خاص تربیت کریں۔ بہت سمتوں سے وقف نو بچوں کو تربیت کی خاطر گھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ اس کی ایک الگ وکالت پاکستان میں مقرر ہے۔ سید قمر سلیمان احمد صاحب آجکل اس کے انچارج ہیں۔ وہ وقف نو بچوں کے لئے اچھی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں۔

☆......☆......☆

سوال: ہمیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اچھائی اور برائی فطرت میں موجود ہے۔ مذہب تو واضح اور کھلے لفظوں میں بتاتا ہے کہ دین نے جو اچھائی کا حکم دیا ہے وہ اچھائی ہے اور جو برا کہا ہے وہ برائی ہے۔ مگر بنیادی طور پر نیکیاں بھی انسان کی فطرت میں لکھی ہوئی ہیں، بدیاں بھی اس کی فطرت میں لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً قتل کرنا، ظلم کرنا، چوری کرنا کہیں مذہب ہو یا نہ ہو دہریہ بھی ہو تو اس کو پتہ ہے کہ یہ غلط ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دین فطرت کہا ہے کہ بچہ دین فطرت پہ پیدا ہوتا ہے اس کے اندر اس کی روح میں یہ چیزیں ہیں۔ وہ جب بڑا ہوتا ہے تو برے اور اچھے میں تمیز کر سکتا ہے۔ صاف اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ بری بات ہے اور یہ اچھی بات ہے۔

☆......☆......☆

سوال: یہ جو آج کل سائنسدان دوسرے سیاروں پر جانے کی کوششیں کر رہے ہیں کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ لوگ دوسرے سیاروں پر آنے جانے لگیں؟

جواب: حضور نے فرمایا: ہاں ہو سکتا ہے۔ سیاروں پر جا سکتے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، کیوں نہیں جا سکتے۔ ابھی کئی لوگ جا بھی رہے ہیں۔ وہاں پہنچتے بھی ہیں مشینوں اور موٹروں میں بیٹھ کر وہاں پھرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ اب دنیا بہت ترقی کر گئی ہے اور یہ ممکن ہے اور ہو سکتا ہے کہ کبھی دوسری دنیا میں زندگی بھی دریافت ہو جائے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وہاں بھی زندہ چلنے والے جانور موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو پیغام رسانی کے ذریعے یا کسی طریقے سے ان کو اکٹھا بھی کر سکتا ہے بلکہ کرے گا یہ وعدہ ہے۔

☆......☆......☆

سوال: ہمارا اپنا ورلڈ وائیڈ (World Wide) ٹیلی ویژن سٹیشن ہے۔ کیا ورلڈ وائیڈ ریڈیو اسٹیشن کا کوئی پروگرام ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا، ریڈیو سٹیشنز پر پابندیاں ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ انٹرنیشنل ٹیلی ویژن اسٹیشن تو ہو سکتا ہے لیکن ریڈیو پر یہ لوگ پابندی لگاتے ہیں۔ اس لئے ورلڈ وائڈ ریڈیو اسٹیشن کے لحاظ سے ابھی تک قانونی دقتیں ہیں مگر ہم اس بات پر غور کرتے رہے ہیں کہ ٹیلی ویژن کے ذریعے ریڈیو Massage بھی وصول ہو جائیں تو بعض جگہ ہمارے جو محققین ہیں انہوں نے کامیابی بھی حاصل کرلی ہے مگر ابھی تک اس کا World Wide سسٹم کوئی نہیں ہوا۔ تو جن غریب ممالک میں ٹیلی ویژن کم ہیں وہاں ہمارا ٹیلی ویژن تو پہنچتا ہے۔ اس کو اگر ریڈیو سگنل میں تبدیل کر کے آگے پھیلا دیں کوئی چھوٹے چھوٹے پرزے ان کو دے دئے جائیں تو ان کو بڑی سہولت ہو جائے گی تو ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں مگر ورلڈ وائڈ ریڈیو سسٹم کی اجازت نہیں ہے اور وہ اتنے (Short Wave) میں ہو کہ سب جگہ پہنچ سکے یہ بھی بڑا مشکل ہے۔ ٹیلی ویژن آسانی سے پہنچ جاتی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: زندگی میں کم از کم ایک دفعہ مکہ جا کر حج کرنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: اللہ نے فرمایا ہوا ہے لیکن ساتھ شرطیں بھی لگادی ہیں۔

(۱) کسی کو مالی توفیق ہو۔

(۲) اس کا راستہ صاف ہو۔

(۳) سہولت سے جا سکتا ہو۔

تو وہ جائے۔ ورنہ قرضے اٹھا اٹھا کر جانا غریب آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حج فرض ہے مگر بہت سے غریب ممالک میں یہ فرض نہیں رہتا کیونکہ وہ جا ہی نہیں سکتے۔ دنیا کی اکثر آبادی اتنی غریب ہے کہ وہ اپنے ملک میں ہی ایک شہر سے دوسرے شہر نہیں جا سکتے۔ تو حج کرنا تو بڑا مشکل کام ہے۔ تو بظاہر یہ حکم سو فیصد انسانوں کے متعلق ہے لیکن عملاً اتنا نہیں ہے اگر یہ ہو جاتا تو جتنے مسلمان ہیں وہ اگر ایک دفعہ بھی سارے حج کریں تو لوگ وہاں سنبھالے نہیں جائیں۔ اس لئے قرآن کریم کے حکم کے اندر مخفی قدرتیں ایسا روکیں رکھی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے کسی کو ناجائز تکلیف نہیں پڑتی۔ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس میں بھی بڑی حکمت ہے کہ غریب جن کے رستے خراب ہوں جن کے رستے کو تلوار سے روکا جائے، خطرات لاحق ہوں، بیمار ہوں وہ اگر حج نہ بھی کریں تو ان پر حج نہ کرنے کا کوئی گناہ نہیں ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے بہت ترقی کی ہے۔ وہ کونسی ترقی ہے جس سے آپ کو بہت ہی انتہا کی خوشی ہو؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا: اس ترقی پہ خوشی ہوتی ہے کہ احمدیت پھیلے اور سچے اور مخلص احمدی بنیں جو پھر انحراف بھی نہ کریں، واپس بھی نہ مڑیں اور جماعت کے تقاضے پورے کریں۔ چنانچہ اب تو جو ہمارے نئے احمدی بہت سی جگہوں پر بن رہے ہیں ان میں یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے خوبی ہے کہ اگر وہ مشرک بھی تھے، عیسائی بھی تھے تب بھی انہوں نے نمازیں پڑھنی سیکھی ہیں۔ جو ہندو تھے انہوں نے بھی نمازیں پڑھنی سیکھی ہیں بلکہ بعض نئے آنے والے پرانوں سے بہتر ہو گئے ہیں۔ اور جب ان کی رپورٹیں آتی ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے تو اس سے میری طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: قرآن کریم حفظ کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: آسان طریقہ تو کوئی نہیں۔ صرف یہ ہے کہ اگر انسان بچپن میں شروع کرے تو نسبتاً آسانی سے ہو جاتا ہے بڑی عمر میں نسبتاً مشکل سے ہوتا ہے۔ مگر بعض ایسے بھی بزرگ ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ حفظ کرنے کے لئے دعا کر کے شروع کردو۔ عام طور پر جو حفظ کرواتے ہیں پہلے آخری سورتیں کراتے ہیں جو چھوٹی ہیں پھر عادت پڑتی جاتی ہے، پھر دماغ اور تیز ہو جاتا ہے۔

☆......☆......☆

سوال: یہ کیا بات ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر جا کر حج کے موقع پر دین کی ترقی خوشحالی اور اتفاق کی دعا کرتے ہیں لیکن بجائے سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرنے کے سارے مسلمان غیر مسلمان ملکوں سے قرض لے کر اپنا ملک چلا رہے ہیں۔ ان کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: جو دعا کرو تو اس کے مطابق ویسا عمل بھی تو کرنا چاہئے۔ خالی دعا کافی نہیں ہے۔ جو ذریعہ ہے اس دنیا کا وہ بھی ساتھ اختیار کرنا چاہئے۔ اب اس کی مثال میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ایک شخص گاڑی میں سفر کر رہا تھا تو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول یا کسی اور بزرگ کو کہا کہ میرے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ تو انہوں نے کہا انشاء اللہ مگر تم بتاؤ کہ کہاں جا رہے ہو۔ اس نے بتایا کہ وہ کسی اور ملک میں جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا تمہارے پیچھے بچہ کیسے ہو جائے گا تم گھر میں رہو تو بچہ ہو گا نا۔ تو قدرت کا نظام جو ہے وہ اپنی جگہ ہے۔ دعا کا نظام اور قدرت کا نظام جب آپس میں مل جائیں پھر وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

☆......☆......☆

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

ضیاء الحق کا دورِ آمریت

(احمد طاہر مرزا - ربوہ)

(جنرل ضیاء الحق وہ فوجی آمر تھا جس نے اپنے گیارہ سالہ دور آمریت میں اسلام کے نام پر پاکستان پر حکومت کی اور نفاذ اسلام کے نام پر نہایت ظالمانہ قوانین جاری کئے۔ انہی میں سے وہ آرڈیننس ۲۰ بھی ہے جس کے تحت احمدیوں کے بنیادی انسانی حقوق پر تبر چلایا گیا۔

یہی وہ بدبخت لیڈر ہے جسے ملاؤں نے مردِ مومن، مردِ حق کے طور پر پیش کیا اس لئے کہ اس نے احمدیوں کی مذہبی آزادی چھیننے کے لئے قوانین بنائے۔ سینکڑوں احمدیوں کو محض کلمہ طیبہ پڑھنے یا کلمہ کا بیج لگانے پر جیلوں میں ڈالا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ اسی بدنصیب آمر کے دور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی بیہودہ گوئی اور بدزبانی اور افتراء پردازی کی گئی اور احمدیوں پر یہ الزام بھی کثرت سے پھیلایا گیا کہ ہم نعوذ باللہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوپر اوپر سے، منافقت سے پڑھتے ہیں اور دل میں کوئی اور کلمہ ہے۔ غرضیکہ ہر قسم کے سب و شتم اور جھوٹ کو کھلی آزادی دی گئی۔ یہی 'بدنصیب' جس نے خدا کے مامور سے ٹکرلی اس کو دنیا آج کس طرح یاد کرتی ہے اور دانشور اور محبِ وطن رہنما اس کے کردار کو کیسے دیکھتے ہیں اس کی ایک جھلک تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن سردار شوکت حیات خان صاحب کی کتاب "The Nation that lost its soul" سے پیش ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "گم گشتہ قوم" کے نام سے دسمبر ۱۹۹۵ء کے جنگ پبلشرز لاہور نے شائع کیا ہے۔ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب نے اس کے بعض اقتباسات ہمیں بھجوائے ہیں انہیں پڑھئے اور دیکھئے کہ وہ جو حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر کذاب ہونے کا الزام لگاتا تھا خود اسے قوم کس طرح یاد کرتی ہے۔

یہ بھی تو ہیں نشاں جو نمودار ہو گئے

(مدیر)

☆......☆......☆

بددیانتی، رشوت اور دیگر برائیوں کا ریکارڈ قائم کرنے والا

جناب سردار شوکت حیات خان لکھتے ہیں:

"یحیٰی تو بس عیاش شرابی تھا لیکن ضیاء نے بددیانتی، رشوت اور دیگر برائیوں کے ریکارڈ قائم کر دئے۔ انتہا یہ کہ افغانوں کے لئے مخصوص امریکی اسلحہ کی چوری اور دوسرے ملکوں میں اپنے نائب جنرل عبدالرحمٰن کے ذریعہ فروخت میں ملوث ہو کر اپنے رتبے سے بہت نیچے گر گیا۔ اس کا ایک اور بدترین کام ہیروئن کی سمگلنگ کی اجازت تھی۔

ضیا کے دور میں ملک کو اس کے لالچی جرنیلوں کے ہاتھوں بے انتہا بدانتظامی کا شکار ہونا پڑا۔ یہ لوگ ملکی معاملات چلانے کا کوئی تجربہ نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے بس اسے محض طاقت کے زور سے قبضہ میں لئے رکھا تھا۔ ان میں سے بعض پر الزام لگا کہ وہ ہیروئن سمگلنگ اور اسلحہ سمگلنگ کے گاڈ فادر تھے اور انتہا درجے کی دوسری بددیانتیوں اور رشوت میں ملوث تھے۔ انہوں نے ایک ایسے نظام حکومت کو اپنایا جس نے ملک کو دیوالیہ کر دیا۔ ضیا نے ملٹری اور سول سروس ہر دو کو حتی کہ عدلیہ کو بھی سیاست میں ملوث کر دیا۔ (صفحہ ۴۴۴، ۴۴۵)

☆......☆......☆

جنرل ضیاء کے مجرمانہ افعال

"جنرل ضیاء نے انتخابات کا وعدہ کیا جو کبھی نہ ہو سکے۔ اس کا اسلامی آئین جس کا سالوں تک اس نے ڈھنڈورا پیٹا کبھی نافذ نہ ہوا۔

جب کوئی تاریخ دان تاریخ لکھے گا تو اس کے ان مجرمانہ افعال کا تذکرہ کرنا نہیں بھولے گا۔ جیسا کہ اس نے فلسطینیوں پر ظلم اس وقت کیا جب اردنی فوجی نے بے کس فلسطینی مہاجرین پر گولی چلانے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ ضیا جو وہاں پر ایک فوجی مشیر تھا خود ٹینک میں بیٹھ گیا اور مسکین زندگیوں پر گولیاں برسا کر انہیں قتل اور زخمی کیا۔

یہ مؤرخ ان امریکی ذخائر حرب کی دوسرے ممالک کو فروخت کو بھی نہیں بھولے گا جو صرف افغان باغیوں کے لئے مخصوص تھے۔ اس فروخت میں جنرل عبدالرحمٰن نے اغماض برتا تھا۔ چونکہ اگلی صبح امریکی معائنہ ٹیم سامان حرب کی پڑتال کے لئے آ رہی تھی لہذا اوجھڑی کیمپ کے بلاسٹ کا ڈرامہ کھیلا گیا۔ جس میں بہت سے افغان جو گاڑیوں میں سامان حرب لا رہے تھے اور وہ پاکستانی بھی جو اس کیمپ میں ملازم فوجی اور غیر فوجی دونوں مارے گئے۔

ضیا کی چشم پوشی بلکہ درپردہ مدد کو بھی کوئی مؤرخ بھول نہیں سکے گا جو اس نے خوفناک زہر ہیروئن کی افغانستان سے سمگل کرنے کی کھلی چھٹی دے رکھی تھی۔ یہ قاتل زہر دوسرے ممالک کو بھی پہنچایا جا رہا تھا۔ ملک میں اس کے داخلے کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج لاکھوں مرد، عورتیں، بچے اور بوڑھے موت کی اس دیوی کے چنگل میں گرفتار ہیں اور خاندان کے خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔

آخری گناہ اس کا نہایت قبیح جرم کرپشن جیسے متعدی مرض کو بیوروکریسی میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ اور اپنی شوریٰ (یہ نام خلیفہ کی مجلس مشاورت کے لئے اسلام کے ابتدائی ایام میں مخصوص تھا) کو بھی اس میں ملوث کر دیا۔ کیا وہ "مردِ مومن مردِ حق" کے خطاب کا حقدار تھا"۔

(صفحہ ۴۳۸، ۴۳۹)

اسی طرح لکھتے ہیں:

"اسے بھٹو کو برداشت کرنے اور پھر منظر سے ہٹا دینے کی سرفرازی بھی حاصل تھی۔ آخر اسے شہید کی شکل بھی دی گئی۔ اس نے نواز شریف کی شکل میں بزنس مین سیاستدان پیدا کیا۔ جو انٹیلی جنس کے سربراہ اور بعد میں گورنر پنجاب جنرل جیلانی کا آوردہ تھا۔ جو سیاست میں ایک مبتدی تھا۔ جسے راتوں رات پرائم منسٹر بنا دیا گیا۔ جس کے پاس اس اہم منصب کے لئے کوئی اہلیت نہ تھی۔ اسے اسلام کے خود منادی کردہ نجات دہندے زندہ باد!۔

ضیا نے ہمارے ملک کی آبادی کے کسی شعبہ کو اپنی توجہ سے محروم نہ رکھا۔ اس کا کام گمراہ کرنا اور تقسیم کرنا تھا۔ اس نے فرقہ بندی اور فرقہ پرستی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسلام کو بھی معاف نہ کیا۔ لگتا تھا اس نے اپنے نقطہ نظر سے ایک اور دین الٰہی ایجاد کر لیا تھا جس نے قوم کو ایک کرنے کی بجائے ٹکڑوں ٹکڑوں میں بانٹ دیا"۔ (صفحہ ۴۴۷)

"اس نے جو کچھ اسلام کے لئے کیا وہ صرف یہ کیا کہ بہت سی مساجد کے آئمہ کو زکوٰۃ فنڈ کی بیماری میں مبتلا کر دیا تاکہ منبر سے اس کے ذاتی پراپیگنڈہ کی تشہیر ہو۔ زکوٰۃ کے استعمال کی وہ راہ جو اسلام نے بتائی تھی وہ اس پر نہ چل سکا۔ پھر اس نے اسلام کا نام ریفرنڈم کے دوران غلط طور پر استعمال کیا۔ اس کا یہ کہنا کہ اگر لوگ اسلام کو پسند کرتے ہیں اس کی نفاذ اسلام کی کوششوں کو پسند کرتے ہیں جواب دیں۔ اگر جواب اثبات میں ہوا تو وہ اسے اپنے لئے اعتماد کا ووٹ سمجھتے ہوئے مزید ایک میعاد کے لئے صدر منتخب ہو جائے گا۔ اس طرح اس نے صدارتی عہدے کی توثیق اور توسیع کرائی۔ میں اس بات کو اس لئے بھول نہیں سکتا کہ اس روز میرے بیٹے مقبول کی شادی ہو رہی تھی۔ جب ہم پولنگ اسٹیشنوں کے قریب سے گزرے تو بیشتر پولنگ سٹیشن ووٹروں سے خالی پڑے تھے۔ البتہ وہاں پر متعین عملہ بیلٹ پیپروں پر مہریں لگاتے ہوئے ضرور دیکھا گیا۔ اس طرح وہ مؤدبانہ انداز میں اپنے جرائم کی پردہ پوشی کرتے ہوئے ریفرنڈم جیت گیا۔ اس نے اسلام کے نام کو بطور ڈھال استعمال کیا۔ کیا اس کے جانشینوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی برسی منانے کے لئے لاکھوں روپے صرف جھنڈوں پر خرچ کریں۔ یہ خرچ کون کر رہا ہے؟ اور کیسے کر رہا ہے؟............"۔ (صفحہ ۴۳۸)

سردار شوکت حیات خان صاحب ضیاء الحق سے اپنی ایک ملاقات کا یوں ذکر کرتے ہیں:

"اس کے گیارہ سالہ دور حکومت میں مجھے اس کے ساتھ ایک بار ملنے کا اتفاق ہوا۔ ملاقات کے وقت اس کا انداز انتہائی عاجزانہ اور خداخوفی کا تھا۔ بہت سے قومی معاملات پر بحث کے دوران اس نے اہم گفتگو کو ایک طرف رکھتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ وہ ذاتی طور پر میری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اس بات پر میں ہل کر رہ گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ مجھے خریدنا چاہتا ہے۔ میں نے بڑے مہذبانہ انداز میں جواب دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرے کہ وہ مجھے اپنے سوا کسی دوسرے کا محتاج نہ بنائے۔ میں صرف اور صرف اسی کی مدد چاہوں گا۔ اس ترش جواب کے بعد وہ باہر آیا۔ میری کار کا دروازہ کھولا تاکہ میں اندر بیٹھ کر روانہ ہو جاؤں۔ اس کی شخصیت میں منافقت کا میرے لئے یہ ایک ثبوت تھا"۔ (صفحہ ۴۳۹)

☆......☆......☆

ضیاء الحق کا ملک کے لئے بدترین ورثہ

سردار شوکت حیات خان صاحب کے الفاظ میں:

"ملک کے لئے اس (ضیاء الحق) کا چھوڑا ہوا بدترین ورثہ وہ سخت گیر آٹھویں ترمیم ہے جو ہمارے تیار کردہ متفقہ آئین میں مارشل لاء ضابطوں کے تحت داخل کی گئی۔ قوم کی تباہی کے لئے تیار کردہ اس ترمیم میں صدر کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جب چاہے اسے استعمال میں لا کر منتخب اسمبلی کو برطرف کر دے............۔ اس ترمیم کی روحانی اولاد کا نام "ہارس ٹریڈنگ" ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ممبران کی وفاداریاں خرید کر انہیں فلور کراسنگ کی راہ پر گامزن کیا جائے جو پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ آج یہ صورت حال ہے کہ ممبران اپنے ضمیر کی فروخت کا معاوضہ ایک کروڑ یا زیادہ لینے لگے ہیں۔ جس کسی کے پاس بہت سی ناجائز دولت جمع ہو وہ اسمبلی کی اکثریت کو ایک سو پچاس کروڑ کے عوض خرید کر پوری قوم کو اپنے پاس گروی رکھ سکتا ہے"۔ (صفحہ ۴۳۹، ۴۴۰)

ضیا نے ہمارے لئے جو ورثہ چھوڑا ہے اس میں منوں کے حساب سے جھوٹ، دغا بازی، رہائش پر بے انداز خرچ، ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ کی آزادی، انصاف میں دخل اندازی، نااہلی کو فروغ، لالچ اور کرپشن کو ایک متعدی مرض بنانا، اور مذہب میں ہشیاری کے ساتھ ہر مکتبہ فکر میں فرقہ بندی اور فرقہ پرستی کی ایسی پرورش کی کہ ایک نے دوسرے کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ گالی دینا اور برا بھلا کہنا ملکی ثقافت کا جزو بنا دیا۔

سیاست میں اس نے آئینی ترامیم کا تحفہ دیا۔ آٹھویں ترمیم اور اس کے مقدس ہونے کی مہر اپنے ایک خوشامدی چیف جسٹس انوار الحق سے لگوادی۔

فوجی، نوکر شاہی، ملاّ اور سیاستدانوں کو مان لینا چاہئے کہ ان کے کردار و عمل کی بنا پر پاکستان بغیر کسی رکاوٹ کے ترقی معکوس کا رخ اپنائے تباہی کے عمیق گڑھے میں گر گیا"۔ (صفحہ ۴۴۷)

☆......☆......☆

عبرتناک انجام مقدر کی ایک پھبتی

یہ حقیقت ہے کہ ضیاء الحق تقدیر الٰہی کا شکار ہوا جس نے ضیاء کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ کچھ مزید وجوہات کا اظہار مصنف "گم گشتہ قوم" یوں کرتے ہیں:

"میں حیران ہوں کہ ضیاء کا انجام اس کے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

قوموں کے عروج وزوال میں سائنس و ٹیکنالوجی کا کردار

ماہنامہ "خالد" جون ۹۹ء میں مکرم محمد زکریا صاحب کا انعام یافتہ مضمون شامل اشاعت ہے جو رسالہ "تہذیب الاخلاق" سے منقول ہے۔

رومن تہذیب کا مرکز روم تھا۔ یہ تہذیب اس علاقہ میں پھیلی جو اس وقت شام، ترکی، یورپ، قبرص، یونان، الجیریا اور مراکش کہلاتا ہے۔ ۱۴۶ قبل مسیح میں روم امیر ترین اور تعلیم یافتہ شہر تھا جہاں دوسرے ممالک سے عالم کھنچے چلے آتے تھے۔ خصوصاً یونان سے ماہرین طب بھی آئے۔

یونانیوں نے مشاہدات کو جمع کرکے سائنسی اصول وضع کئے اور رومن لوگوں نے انہیں کتابوں کی شکل دی۔ روم کا آغاز ۷۵۳ ق م میں ہوا۔ رومن مانے ہوئے انجینئر تھے اور انکی یادگار عمارتیں آج بھی شاندار دَور کی یاد دلاتی ہیں۔ انہوں نے دھات، پتھر اور سیمنٹ کا خوب استعمال کیا۔ وہ علم کیمیا سے بھی آگاہ تھے اور سٹیل بنانا جانتے تھے۔

جب رومیوں نے یونان پر قبضہ کیا تو یونانی طب روم پہنچی۔ عظیم یونانی فزیشن Galen کو علم الاعضاء پر دسترس حاصل تھی اور اُس نے پانچ سو کتب تحریر کیں۔ رومن بادشاہ جولیس سیزر کے حکم پر رومن کیلنڈر کا اجراء کیا گیا جس میں ۳۶۵ دن تھے اور ہر چوتھا سال لیپ کا سال کہلاتا تھا۔ اُس نے رومن سلطنت کا نقشہ بھی تیار کروایا۔ تیسری صدی عیسوی سے رومن تہذیب زوال پذیر ہوئی اور ۴۷۶ء میں جرمن قوم کے حملہ سے دم توڑ گئی۔

اگرچہ انسانی تہذیب کا آغاز دیگر علاقوں کی نسبت مشرق وسطیٰ میں صدیوں پہلے شروع ہوا۔ قدیم عراق کو "تہذیب کا گہوارہ" کہا جاتا ہے۔ یہاں دنیا کے پہلے شہر آباد کئے گئے اور ثقافت و سائنس کی بنیاد رکھی گئی۔ بابل وہاں کا مرکزی شہر تھا۔ بابل کے مشہور بادشاہ حمورابی نے جائیداد، تجارت، فیملی، لیبر اور مزدوروں کے قوانین وضع کئے۔ قدیم عراق میں آباد سومیرین قوم نے لکھنا شروع کردیا تھا جس کیلئے مٹی کی تختیاں استعمال کی جاتیں اور اشاروں میں بات ہوتی۔ انہوں نے ریاضی کے اصول بھی وضع کئے، اعشاری نظام رائج کیا اور اعشاریہ کا استعمال شروع کیا۔ جیومیٹری کا استعمال بھی شروع کیا اور وزن اور لمبائی کی پیمائش کیلئے پیمانے بنائے۔ انہوں نے وقت کا حساب بھی لگایا اور سال کو سورج کے حساب سے ۳۶۰ دنوں میں تقسیم کیا۔ جبکہ چاند کے حساب سے ساڑھے انتیس دن کا مہینہ ہوتا اور ۳۵۴ دن کا سال ہوتا۔ وقت کی پیمائش آبی گھڑی سے کی جاتی تھی۔

قدیم عراق کے لوگ آسمان کے مطالعہ سے آگاہ تھے اور چاند ستاروں کی حرکت کا ریکارڈ رکھتے تھے، گرہن کا ریکارڈ رکھتے تھے اور دم دار ستاروں سے بھی واقف تھے۔ دریاؤں میں سیلاب کی پیشگوئی کرسکتے تھے۔ یہ لوگ نباتات، حیوانات اور معدنیات کو مختلف اقسام میں تقسیم کرتے تھے۔ مچھلی کی سو سے زیادہ اقسام سے واقف تھے۔ پہیہ انہوں نے ایجاد کیا اور مٹی کے برتن، اینٹ، اوزار، موسیقی کے آلات، بیل گاڑی ایجاد کی۔ اون اور چمڑا رنگنے کی صنعت قائم کی۔ چمڑے سے جوتے اور مشک بناتے۔ کھجور سے الکحل اور جَو سے بیئر تیار کی۔ سبزی کے تیل سے صابن بنایا، خوشبودار تیل اور اگربتیاں، نیز دوائیں بنائیں۔ فصلیں اگائیں اور بیلوں کی مدد سے ہل چلایا، آبپاشی کیلئے نہریں کھودیں۔

قدیم عراق کی تہذیب کا زوال ایران کے بادشاہ سائرس دی گریٹ کے بابل پر حملہ سے ۵۳۸ قبل مسیح میں ہوا۔

محترم عبدالسلام اختر صاحب

معروف احمدی شاعر محترم عبدالسلام اختر صاحب کے بارہ میں ایک مضمون مکرم امتیاز احمد جامی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۶ر مئی ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

محترم اختر صاحب حضرت چودھری علی محمد صاحبؓ (B.A.,B.T.) کے ہاں ۱۴ر جولائی ۱۹۱۶ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ نانا حضرت حافظ مولوی فیض الدین صاحب اپنی بزرگی اور تقویٰ کی وجہ سے "اللہ لوک" مشہور تھے۔ آپ کی والدہ میمونہ بیگم صاحبہ نے بے شمار افراد کو قرآن پڑھایا اور محترم اختر صاحب نے بھی گھر میں ہی قرآن پڑھا اور پھر ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ ۳۳ء میں میٹرک پاس کرکے لاہور آگئے اور ۳۴ء میں F.A. کرکے ناگپور چلے گئے اور یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ ۳۹ء میں فلسفہ میں ایم۔اے کا امتحان دیا اور یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ ۴۱ء میں سرکاری ملازمت کا آغاز کیا اور راولپنڈی میں جنرل ہیڈ کوارٹر میں اعلیٰ عہدے پر متعین ہوئے۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی تو آپ نے بھی لبیک کہا۔ ۴۸ء میں ربوہ میں اوّلین قیام وانتظام کے لئے جن دو افراد کا گروپ بھیجا گیا تھا اُن میں آپ بھی شامل تھے۔

۶۱ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک کالج قائم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اختر صاحب اس کالج کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ ہی کے دور میں کالج کی عمارت، ہوسٹل کی عمارت اور اسٹاف کوارٹرز تعمیر ہوئے۔

گھٹیالیاں میں ہی شب وروز کی محنت نے آپ کی صحت پر برا اثر ڈالا اور آپ کو ذیابیطس کا مرض لاحق ہوگیا۔ چنانچہ آپ واپس ربوہ آگئے اور دفتر بیت المال آمد اور وقف جدید میں خدمات بجالاتے رہے۔ ۷۴ء میں بیماری بہت بڑھ گئی اور ۲۰ر جون ۷۵ء کو کراچی میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

محترم اختر صاحب کا شمار جماعت احمدیہ کے ممتاز اور کہنہ مشق شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرۃ کے پاکیزہ واقعات کو منظوم صورت میں بھی پیش کیا ہے۔ اس میں آپ کے دو شعری مجموعے "نقوش جاوداں" اور "چشمۂ اصفیٰ" شائع ہوچکے ہیں۔ آپ کی شاعری دینی رنگ میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ تاہم آپ نے بہت عمدہ غزلیں بھی لکھی ہیں۔

مومنؔ - ایک باکمال شاعر

حکیم مومن خان مومنؔ ۱۸۰۰ء میں دہلی میں حکیم غلام نبی کے ہاں پیدا ہوئے۔ اسلاف کشمیر سے ہجرت کرکے ۱۷۶۱ء میں دہلی وارد ہوئے تھے اور طبابت آبائی پیشہ تھی چنانچہ شاہی حکماء میں جگہ ملی۔ مومنؔ کے والد بھی حاذق طبیب اور مذہب سے گہرا لگاؤ رکھنے والے تھے۔ مومنؔ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اور پھر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی نگرانی میں دیدیا گیا۔ پھر شاہ عبدالقادر سے بھی تحصیل علم کیا۔ مومنؔ کا حافظہ ایسا کمال کا تھا کہ درس سن کر بعینہٖ اسی طرح بیان کردیتے تھے۔ چنانچہ مومنؔ نے عربی اور فارسی کی مروجہ تعلیم کے علاوہ طبابت، نجوم و رمل، شطرنج، موسیقی اور تعویذ نویسی میں مہارت تامہ حاصل کی اور حاذق طبیب کے طور پر بھی جلد ہی شہرت حاصل کرلی لیکن طبابت کو بطور پیشہ نہیں اپنایا۔

مومنؔ ایک قناعت پسند انسان تھے اور تمام عمر آبائی جائیداد کی آمد پر گزارا کیا حتّٰی کہ بعض امراء کی پیشکش کو بھی اُن کی غیور اور آزاد منش طبیعت نے قبول نہ کیا۔ مومنؔ ایک پہلودار شخصیت تھے۔ عاشق مزاج، رند اور رنگین طبع تھے لیکن مذہب کا بھی گہرا رنگ تھا۔ ۲۱ر مئی ۱۸۵۲ء کو مومن ۵۲ برس کی عمر میں اپنے گھر کی چھت سے گر کر آنے والی ضربات کے نتیجہ میں فوت ہوگئے۔ مومنؔ کی سوانح اور شاعری کے بارہ مکرم راشد متین احمد صاحب کا ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ یکم جولائی ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

بحیثیت شاعر مومنؔ نے تمام اصنافِ شاعری پر طبع آزمائی کی ہے لیکن غزل کی صنف میں مومنؔ نے کمال کیا ہے۔ اُس کی غزل میں فلسفہ و تصوف نہیں ملتا بلکہ صرف حسن و عشق کا بیان ہے۔ اس کی غزل میں نازک خیالی، معاملہ بندی، سوز و گداز کی کیفیات اور مضمون آفرینی دیگر شعراء سے نہایت اعلیٰ ہے۔ وہ اپنے ذاتی تجربات کو غزل میں سموتا ہے۔ اُس کی بلند خیالی، شدید احساس اور ذوق جمال نے اس کے تغزل میں چار چاند لگادیئے ہیں۔ مومنؔ نے اپنے تخلص کا استعمال جس خوبی سے کیا ہے شاید ہی کسی اور شاعر نے کیا ہو۔ اُس کے کلام سے چند خوبصورت اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

اے تپ ہجر دیکھ مومنؔ ہیں
ہے حرام آگ کا عذاب ہمیں

شکوہ کرتا ہے بے نیازی کا
تُو نے مومنؔ بتوں کو کیا جانا

عمر ساری تو کٹی عشقِ بتاں میں مومنؔ
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

مومنؔ ایک قادرالکلام شاعر ہے، دیکھئے:-

کل تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے

ہے دوستی تو جانبِ دشمن نہ دیکھنا
جادو بھرا ہوا ہے تمہاری نگاہ میں

مجلس میں مرے ذکر کے آتے ہی اٹھے وہ
بدنامیٔ عشاق کا اعزاز تو دیکھو

وصل میں احتمال شادی مرگ
چارہ گر درد لادوا ہے عشق

مومنؔ کی ایک اہم خصوصیت اُس کی معاملہ بندی ہے۔ وہ اس کا استعمال اس مہارت سے کرتا ہے کہ ایک طلسمی فضا پیدا ہوجاتی ہے۔

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مومنؔ کے کلام میں وہ سب کچھ بدرجہ اتم موجود ہے جو کسی بڑے شاعر کے کلام میں ہونا چاہئے لیکن اُسے زمانہ کی ناقدر شناسی کا شکوہ رہا:-

ملے ہیں خاک میں کیا کیا مرے علوم وفنون
خدا کسی کو نہ دے ایسے طالع معکوس

ہم داد کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر کچھ
تحسین سخن فہم ہے مومنؔ صلہ اپنا

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر کو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

ہنس ہنس کے وہ مجھ سے ہی مرے قتل کی باتیں
اس طرح سے کرتے ہیں کہ گویا نہ کریں گے
بیمار اجل چارہ کو گر حضرت عیسیٰؑ
اچھا بھی کریں گے تو کچھ اچھا نہ کریں گے

اثر اُس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج راحت فزا نہیں ہوتا
تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا
چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سوا نہیں ہوتا
تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

24/04/2000 – 30/04/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 24th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.63, Final Pt With Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 ®
02.15	Documentary: Chocolate Heaven
02.30	MTA Variety: Interview ®
02.55	Urdu Class: Lesson No.264
04.15	Learning Chinese: Lesson No.162 ®
04.55	Mulaqat With Nasirat & Young Lajna ® Rec:16.04.00
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Kudak No.14 Produced by MTA Pakistan
07.05	Dars ul Quran(1996):No. 3
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.304 ®
09.40	Urdu Class: Lesson No.264 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.61
13.10	Rencontre Avec Les Francophones(New) Rec:17.04.00
14.10	Bengali Service
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.114
16.20	Children's Class: Lesson No.64, Part 1
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No. 265
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.305
20.15	Turkish Programme:
20.45	Rencontre Avec Les Francophones ®
21.45	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings: Host: Syed Mubashir Ahmad Ayaz Sb
22.25	Homeopathy Class: Lesson No.114 ®
23.35	Learning Norwegian: Lesson No.61 ®

Tuesday 25th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.64, Part 1 ®
01.10	Liqaa Ma'al Arab: Session No.305 ®
02.30	MTA Sports: Badminton Final Produced by MTA Pakistan
03.05	Urdu Class: Lesson No.265 ®
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.61 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05	Tilawat, News
06.30	Children's Class: Lesson No.64, Part 1 ®
07.10	Pushto Programme: F/S Rec.06.11.98 With Pushto Translation
08.15	Rohani Khazaine/ Islamic Teachings ®
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.305 ®
10.00	Urdu Class: Lesson No.265 ®
11.00	Indonesian Service: Dars Quran, more,...
12.05	Tilawat, News
12.35	Les Francais C'est Facile: Lesson No.2 A Learning French Class
13.00	Bengali Mulaqat (New): Rec.18.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.85
16.35	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.30
17.00	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.15	Urdu Class: Lesson No.266
19.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.306
20.30	MTA Norway:'Islami usul ki philosophy'
21.00	Bengali Mulaqat ®
22.00	Hamari Kaenat: 'Nova and Super Nova' Presenter: Syed Tahir Ahmed Sahib
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.85
23.30	Les Francais C'est Facile: Lesson No.2

Wednesday 26th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.306 ®
02.20	Bengali Mulaqat ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.266 ®
04.35	Les Francais C'est Facile: Lesson No.2 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.85
06.05	Tilawat, News
06.06	
06.07	
06.40	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.05	Swahili Programme: Muzakhra, Part 3
08.10	Hamari Kaenat: Nova and Super Nova ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.306 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.266 ®
10.55	Indonesian Service: Dialog, more,....
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Urdu: Lesson No.2
13.05	Atfal Mulaqat(new): Rec.19.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.86
16.10	Learning Urdu: Lesson No.2 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.267
19.25	Liqaa Ma'al Arab: Session No.309
20.25	MTA France: La Caractere du Prophet De L'Islam, No.3, Part 1
20.55	Atfal Mulaqat: ®
21.55	Durr e Sameen: 'Ameen'
22.25	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.86
23.25	Learning Urdu: Lesson No.2 ®

Thursday 27th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Guldasta ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.309 ®
02.05	Atfal Mulaqat: ®
03.05	Urdu Class: Lesson No.267 ®
04.15	Learning Urdu: Lesson No.2 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.86
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Guldasta ®
07.05	Sindhi Programme: F/S Rec.27.03.98 With Sindhi Translation
08.10	Durr e Sameen ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.309 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.267 ®
10.55	Indonesian Service: Mimbar Islam,....
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.40 ®
12.55	Liqaa Ma'al Arab(New): Rec.20.04.00
13.55	Bengali Service: F/S Rec.27.03.92 With Bangla Translation
14.55	Homeopathy Class: Lesson No.115
16.05	Children's Corner: Yassernal Quran Class, Lesson No.31
16.25	Children's Corner: Jalsa Seerat un Nabi (saw), Part 1
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars e Malfoozat
18.25	Urdu Class: Lesson No.268
19.35	Liqaa Ma'al Arab(New): ®
20.40	Aap Ka Khat Mila (New): with Muneer ud Din Shams Sb & Mubarik Zaffar Sb
21.10	Tabarukkaat:Speech by Maulana Abdul Malik Sahib, Jalsa Salana 1959
22.00	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.36
22.30	Homeopathy Class: Lesson No.115 ®
23.40	Learning Arabic: Lesson No.40 ®

Friday 28th April 2000

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Yassernal Quran ®
01.05	Liqa Ma'al Arab: (new) ®
02.10	Tabarukaat ®
02.50	Aap Ka Khat Mila ®
03.25	Urdu Class: Lesson No.268 ®
04.30	Learning Arabic: Lesson No.40 ®
04.45	Homeopathy Class: Lesson No.115 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50	Children's Corner: Yassernal Quran ®
07.25	Aap Ka Khat Mila ®
07.55	Siraiky Programme: F/S Rec.07.05.99 With Siraiky Translation
08.40	Liqa Ma'al Arab(new): ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.268 ®
10.55	Indonesian Service: Tilawat, Hadith,....
11.25	Bengali Service: Speech, ...
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon LIVE
14.05	Documentary: An Art Festival, Part 2
14.35	Majlis e Irfan(New): Rec.21.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Friday Sermon ®
16.30	Children's Corner: Class No.18, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.35	Urdu Class: Lesson No.270
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.310
20.45	MTA Belgium: Children's Class, No.30 Host: Naseer Ahmed Shahid Sahib
21.20	Documentary: An Art Festival, Part 2 ®
21.45	Friday Sermon ®
22.55	Majlis e Irfan ®

Saturday 29th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.18, Part 1 ® Produced by MTA Canada
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.310 ®
02.15	Friday Sermon ®
03.20	Urdu Class: Lesson No.270 ®
04.25	Computers for Everyone: Part 46
04.55	Majlis e Irfan ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.18, Part 1 ® Produced by MTA Canada
07.20	MTA Mauritius: La Jour de Masih
08.00	Documentary: An Art Festival, Part 2 ®
08.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.310 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.270 ®
11.00	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.24
13.05	German Mulaqat(new):Rec.22.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Quiz: Khutabat e Imam
15.45	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:29.04.00
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Preview
18.10	Urdu Class: Lesson No.271
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.311
20.45	Arabic Programme: Various Items
21.20	Children's Class (New): ®
22.20	MTA Variety: entertainment programme
22.55	German Mulaqat(New): ®

Sunday 30th April 2000

00.05	Tilawat, News
00.50	Quiz Khutabat e Imam
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.311 ®
02.00	Canadian Horizons: Children's Class
03.20	Urdu Class: Lesson No.271 ®
04.35	Learning Danish: Lesson No.24
04.55	Children's Class(new): ®
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.55	Quiz Khutabat e Imam ®
07.15	German Mulaqat: ®
08.15	MTA Variety: entertainment programme
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.311 ®
09.45	Urdu Class: Lesson No.271 ®
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.163 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat(new):with Nasirat & Lajna Rec.23.04.00
14.10	Bengali Service
15.10	Friday Sermon ®
16.25	Childrens Class: No.64, Part 2
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw)
18.45	Urdu Class: Lesson No. 272
20.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.312
21.25	Dars ul Quran: Lesson No.4
22.55	Mulaqat with Nasirat &Young Lajna ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 Friday, April 21, 2000 Issue No. 16

جماعت احمدیہ نائجیریا کے

پچاسویں (گولڈن جوبلی) جلسہ سالانہ کا انعقاد

۳۲ ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔ گورنر اوگن سٹیٹ اور دیگر ممتاز شخصیات کی شمولیت اور جلسہ کے انتظامات، نظم و ضبط اور جماعتی خدمات کو خراج تحسین

(رپورٹ: حبیب احمد۔ مشنری انچارج نائجیریا)

نائجیریا کے گولڈن جوبلی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مردانہ جلسہ گاہ کا ایک منظر

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نائجیریا کا پچاسواں (گولڈن جوبلی) جلسہ سالانہ ۳/ تا ۵/ ستمبر ۱۹۹۹ء اپنی تمام اعلیٰ روایات کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ نائجیریا کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا کو مرکزی نمائندہ بنا کر بھجوایا جو جلسہ سے دو روز قبل نائجیریا پہنچ گئے تھے۔

یہ جلسہ حسب روایت جامعہ احمدیہ الارو کے وسیع و عریض میدان میں ہوا۔ سارا میدان بڑی بڑی قناتوں اور خیموں کے ساتھ بھرا ہوا تھا انتظام جلسہ کے مختلف شعبہ جات کچن، سٹور، بیت الخلاء، رہائش، کارپارک، بازار، دفاتر اور نمائش وغیرہ کے لئے الگ الگ جگہ مقرر تھیں۔

جلسہ گاہ چار حصوں میں منقسم تھا۔ مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ۔ اسی طرح ناصرات اور اطفال کے لئے الگ الگ جلسہ گاہ مہیا کی گئی تھی۔ چاروں جلسہ گاہ کے اپنے اپنے اجلاسات پروگرام کے مطابق جاری رہے۔ سوائے افتتاحی اور اختتامی پروگرام کے جو مرکزی جلسہ گاہ مردانہ سے ریلے کئے گئے۔

تبلیغی سیمینار

جلسہ سے ایک روز قبل ۲/ دسمبر بروز جمعرات تبلیغی سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مختلف علاقوں میں کامیاب تبلیغ کے متعلق بحث کی گئی۔ نئے احمدیوں کی تعلیم و تربیت اور جماعتی نظام میں منسلک کرنے کے متعلق بڑی مفید گفتگو ہوئی۔ اس سیمینار کے آخر پر مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے اپنی نصائح سے نوازا۔

تعداد حاضرین

اس سال حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بڑھ کر رہی۔ کل شرکاء جلسہ کی تعداد ۳۲،۷۳۷ تھی جس میں ۸۸۰۸ مرد، ۴۲۵۰ اطفال، ۱۴۵۵۰ لجنات اور ۳۶۲۵ ناصرات شامل تھیں۔ سات سال سے کم عمر کے بچوں اور زائرین کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔ جبکہ گزشتہ سال حاضری ۱۷۵۰۰ تھی۔

فارغ التحصیل حفاظ

اس سال جلسہ کے موقعہ پر ۱۲ طلباء حافظ کلاس کو سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔ تین سال قبل نائجیریا میں جامعہ احمدیہ کے تحت حافظ کلاس کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تھا جس میں ۲۴ طلباء کو داخلہ ملا۔ ان میں سے ۱۲ طلباء نے مقررہ مدت سے قبل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان کو جلسہ سالانہ کے دوران اسناد دینے کا فیصلہ کیا گیا جو مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے تقسیم کیں۔ حفاظ نے قرآن مجید کے بعض حصے زبانی پڑھ کر بھی سنائے۔ یاد رہے کہ یہ مدرسہ تحفیظ القرآن مکرم حافظ مصلح الدین Opayemi کے تحت چل رہا ہے جنہوں نے ربوہ سے حافظ کلاس سے تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کے ساتھ معلم خلیل الرحمٰن کام کر رہے ہیں۔ اس سال یعنی ۲۰۰۰ء میں اس کلاس کے لئے نیا داخلہ متوقع ہے۔

اہم شخصیات کی شمولیت

اس جلسہ میں چیف اولوسیگون اسوبا (Olusegun Osoba) گورنر آف اوگن سٹیٹ (Ogan State) اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ جلسہ کے انتظامات اور اتنی بڑی تعداد اور ہجوم کے نظم و ضبط سے بہت متاثر ہوئے اور اڑھائی لاکھ نائرے بطور عطیہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے دیئے۔ اسی طرح لیگوس سٹیٹ کے گورنر نے اپنے دو نمائندے (۱) مستقل سیکرٹری آف لیگوس سٹیٹ Alh. R.O.Jaiyesimi اور (۲) ڈائریکٹر آف ہوم آفیرز آف لیگوس سٹیٹ مسز Alhaja F.T. Afolabi جلسہ میں بھجوائے۔ گورنر آف لیگوس سٹیٹ نے دو لاکھ نائرا جماعت کو بطور عطیہ دیا۔

چیئرمین آف Yewa Sauth لوکل گورنمنٹ الحاجی S.Kayode Adewole نے وعدہ کیا کہ اگلے سال جلسہ کے لئے شامیانے قناتیں وغیرہ ان کی لوکل گورنمنٹ تحفۃً مہیا کرے گی۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک ممتاز شخصیات نے جلسہ میں شمولیت کی۔ ان سب اہم شخصیات یا نمائندوں نے اپنے اپنے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے جن میں جماعت کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔

مجالس سوال و جواب

جلسہ کی کارروائی کا اہم حصہ مجالس سوال و جواب اور نو مبایعین کے تاثرات پر مشتمل پروگرام تھے جو بہت دلچسپی کا موجب رہے۔ سوالات سے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اوگن سٹیٹ کے گورنر ناصرات کے سیکشن میں ناصرات کے سلام کا جواب دے رہے ہیں

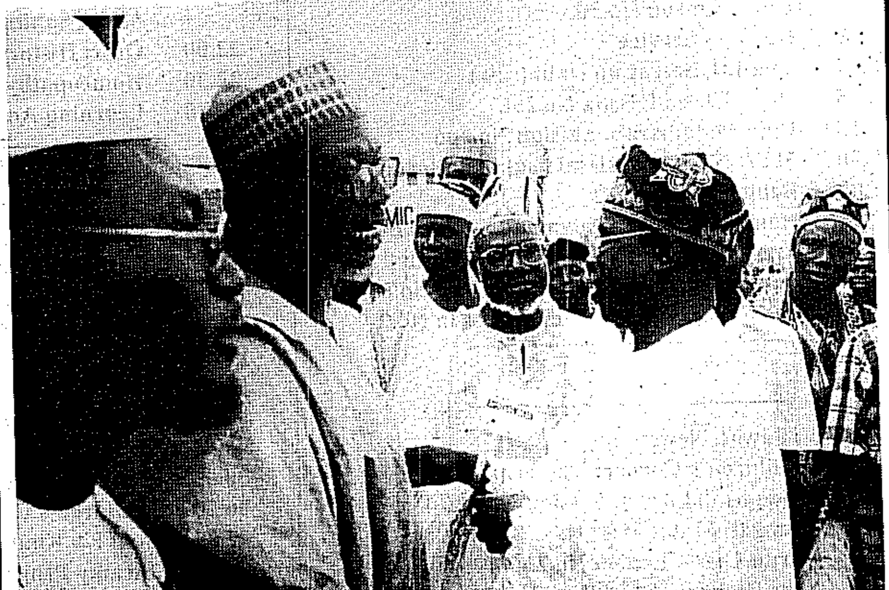

امیر صاحب نائجیریا گورنر آف Ogun State کو الوداع کہہ رہے ہیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔